بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ٥

# ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی

نگران ... عطاء اللہ کلیم
مدیر ... مغفور احمد
کتابت ... وسیم احمد

نبوت ۱۳۶۷ ہش — نومبر 1988 عیسوی

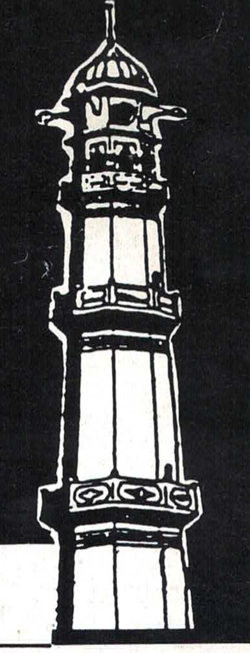

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند اشعار

لَا شَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰى — رِيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْيَانِ
تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ — خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانِ
يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا — فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانِ

## حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

"ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک ہے وُہ جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔"

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم — گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
جان و دلم فدائے جمال محمد است — خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است
در رہِ عشق محمد ایں سر و جانم رود — ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

محمد عربی بادشاہ ہر دوسرا — کرے ہے رُوح قدس جس کے در کی دربانی
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار — پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار
وہ پیشوا ہمارا، جس سے ہے نُور سارا — نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

# سیرت النبیؐ کے جلسوں کا انعقاد

۱۹۲۸ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے الٰہی منشاء کے مطابق سیرت النبیؐ کے جلسوں کے انعقاد کی ابتدا کی۔ یہ ایسا عظیم الشان واقع ہے جو تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کو اس بابرکت تحریک کے اجراء کی توفیق اس وقت عطا فرمائی جب دشمنوں کی طرف سے آنحضرت صلعم کی شان میں گستاخیاں انتہا کو پہنچ گیئں۔ ہندوؤں کی طرف سے کتاب "رنگیلا رسول" اور دوسرے رسائل میں طرح طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ومقدس زندگی پر اعتراضات کیئے جاتے تھے۔ حضرت المصلح الموعودؓ کا مضطرب دل اپنے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسی گستاخی کو کب برداشت کر سکتا تھا چنانچہ آپ تھے جنہوں نے ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے ہندوستان میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کے ایک دائمی اور اپنی نوعیت کے سب سے پہلے عالمی نظام کی بنیاد رکھی اس سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں

"لوگوں کو آپؐ پر حملہ کرنیکی جرأت اسی لیئے ہوتی ہے کہ وہ آپؐ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں اور اس کا ایک ہی علاج ہے جو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح پر اس کثرت سے اور اس قدر زور کیساتھ لیکچر دیے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپؐ کے حالاتِ زندگی اور آپؐ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے اور کسی کو آپؐ کے متعلق زبان درازی کی جرأت نہ رہے"۔ (الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۲۸ء)۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد اور خاص ہدایات کی روشنی میں اس مہم کا آغاز ۱۷؍جون ۱۹۲۸ء کو ہوا جب سارے ہندوستان میں نہایت احترام اور شان وشوکت کیساتھ یوم سیرت النبیؐ منایا گیا جس میں ہر فرقہ کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بارہ میں کثیر تعداد میں لٹریچر شائع کر کے ہندوستان کے طول وعرض میں تقسیم کیا گیا۔

سیرت النبیؐ کی ان مجالس پر ملک کے متعدد اخبارات نے تبصرے شائع کیئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور حضور کو سیرت النبیؐ کی کامیاب مجالس کے انعقاد پر مبارکبادیں دیں۔ چنانچہ اخبار "کشمیری" لاہور (۲۸ جون ۱۹۲۸) نے "۱۷؍جون کی شام" کے عنوان سے یہ تبصرہ کیا:

"مرزا بشیر الدین محمود احمد (جماعت احمدیہ قادیان کے خلیفۃ المسیح) کی یہ تجویز کہ ۱۷؍جون کو آنحضرت صلعم کی پاک سیرت پر ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں لیکچر اور وعظ کیئے جائیں باوجود اختلافاتِ عقائد کے نہ صرف مسلمانوں میں مقبول ہوئی بلکہ بے تعصب امن پسند صلح جو غیر مسلم اصحاب نے ۱۷ جون

(باقی ص پر)

## اس شمارہ میں


- سیرت النبیؐ کے جلسوں... ص ۲
- ارشادات نبویؐ ص ۴
- شانِ رسولؐ ص ۳
- اِنَّکَ لَعَلیٰ... ص ۶
- اسلامی عبادت ص ۹
- آسمانی تحریک ص ۱۰
- انٹرویو... ص ۱۱
- نثار میں تیری ص ۱۵
- شہید کی موت... ص ۱۶
- مباہلہ... ص ۱۸
- داعی الی اللہ ص ۲۰
- جشن تشکر... ص ۲۱
- دین کی راہ... ص ۲۲
- لجنہ کا صفحہ ص ۲۴
- تربیتی کیمپ... ص ۲۴
- خدام کا صفحہ ص ۲۵
- پیغام ص ۲۶
- یورپین اجتماع ۸۸ء ص ۲۶
- اعلانات
- ایک خبر ص ۳۱

# شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

## از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبیؐ اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
- سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (چشمہ معرفت صـ ۲۸۸)
- ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا۔ (نسیم دعوت صـ ۱)
- اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶)
- ہمارا سید، ہمارا امام، ہمارا نبی محمد مصطفےٰ جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کیلئے خدا کا آفتاب ہے اور سلام اور درود اس کی آل اور اس کے اصحاب اور ہر یک پر جو مومن اور حبل اللہ سے پنجہ مارنے والا اور متقی ہو۔ (نور الحق صـ ۱)
- میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبیؐ ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ حقیقت الوحی صـ ۱۱۵ - ۱۱۶
- مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخرالنبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو (اتمام الحجۃ صـ ۳۶)
- اگر کسی نبی کی فضیلت اُس کے اُن کاموں سے ثابت ہوسکتی ہے جن سے بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو۔ تو اے سب لوگو! اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔ (تبلیغ رسالت صـ ۱۵ جلد ۶)

## تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول

### اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

# ارشاداتِ نبویؐ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو خود حد سے بڑھتے تھے اور نہ حد سے بڑھنا پسند کرتے تھے۔آپؐ فرمایا کرتے تھے تم میں سے بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے بہترین اخلاق اُن کے ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں بہترین ہیں اور ان سے بہت اچھا سلوک کرتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی بُرا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حُسنِ سلوک سے پیش آؤ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے اسلام کا حُسن اس میں ہے کہ وہ لایعنی یعنی بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک انسان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہے۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے اللہ تجھے اس کی جزائے خیر اور اس کا بہتر بدلہ دے تو اس نے ثنا کا حق ادا کر دیا یعنی ایک حد تک شکریہ کا فرض پورا کر دیا۔

## کامل اور مقدس نبیؐ

"وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا ، اور کامل برکتوں کیساتھ آیا جس سے روحانی بعث وحشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا ۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

اے پیارے خدا ! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کی اپنے اموال سے مدد نہیں کر سکتے تو کم از کم حُسنِ اخلاق، بشاشت اور ہنستے چہرہ کے ساتھ تو ان سے ملو تاکہ کچھ تو انکی دلداری ہو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے۔ اس لئے اسے غور کرنا چاہیئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رُخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق رکھے۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنّت میں نہیں جا سکے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرتا ہے۔

## نورِ مصطفویؐ سے

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی ہے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر نہیں ٹلے گی۔ نار بولہبی نورِ مصطفویؐ سے شکست کھائے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت کوئی پتھر، کوئی پہاڑ سینوں پر پڑ کر بلالی آواز کو نہیں دبا سکتا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اظہار سے ہمیں کوئی دکھ کوئی غم یا کوئی تکلیف باز نہیں رکھ سکتی۔ یہ دین غالب رہنے کیلئے ہے۔ یہ مغلوب رہنے کیلئے نہیں آیا"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ

# اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیۡمٍ

یقیناً تُو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

سیرت نگاروں نے حضور کی زندگی کے ہر پہلو پر قلم اٹھایا۔ سیرت کے ہر رخ کو اجاگر کیا... اور اگر ایک فقرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو سمونا مقصود ہو تو سیدہ حضرت عائشہؓ کا وہ فقرہ کافی ہے جب آپ نے فرمایا تھا

## "حضور کی سیرت قرآن ہے"

وہ مجسم قرآن تھے کیونکہ قرآن خدا کا کلام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال اس کلام کی تفسیر۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے کامل نمونہ ہیں۔ حضرت عائشہ رضی حضور کی سیرت بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: "کسی کو برا بھلا کہنا آپؐ کی عادت نہ تھی۔ برائی کے بدلہ میں کسی سے برائی نہ کرتے اپنے ذاتی معاملہ میں بھی کسی سے انتقام نہ لیا۔ تاہم اگر کوئی احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتا تو سخت ناراضگی کا اظہار فرماتے، بعض اوقات حد جاری فرماتے درگزر اور معاف بھی فرمادیتے۔ آپ نے کبھی کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی۔ آپ نے کبھی کسی غلام یا لونڈی یا کسی عورت حتیٰ کہ جانور پر بھی ہاتھ نہیں اٹھایا۔ کبھی کسی کی درخواست رد نہیں کی۔ گھر میں تشریف لاتے تو خنداں اور متبسم چہرہ سے"۔

آپ کی رفیقۂ حیات حضرت خدیجہ رضی نے آپ کی سیرت کو اس طرح بیان فرمایا تھا: "آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں مقروضوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں غریبوں کی مدد فرماتے ہیں مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں، حق و صداقت کی حمایت کرتے ہیں مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔

... اگرچہ آپؐ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ آپؐ کی ہر حرکت و سکون آپؐ کا ہر لفظ صحابہ نے محفوظ کیا ہے لیکن میرا فریضہ اختصار آپؐ کی سیرت مطہرہ کی چند جھلکیاں پیش کرنے کا متقاضی ہے۔ اور ایسا کرنے پر میں مجبور ہوں۔

## اللہ تعالیٰ سے عشق

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبت خدا سے تھی اس بات کی شہادت تو آپ کے اشد مخالفین نے بھی دی۔ انہوں نے کہا "عشق محمدٌ ربہٗ"۔ کہ محمدؐ اپنے رب کا عاشق ہے۔

## صحابہؓ سے شفقت و محبت

خدا کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمت مجسم تھے۔ خود خدا تعالیٰ نے قران مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے آپؐ نرم دل اور نرم خو ہوتے۔ اور اس کی وجہ سے لوگ آپؐ کے گرد پروانوں کی طرح اکٹھے ہوگئے۔

ایک بار آپؐ بازار تشریف لیگئے وہاں آپؐ کا ایک غریب ساتھی زاہرؓ مزدوری کر رہا تھا پسینہ سے شرابور۔ حضور نے دبے پاؤں جاکر پیچھے سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس غریب بے کس نے سوچا "مجھ سے کون پیار کرسکتا ہے"؟ پھر خیال آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہیں۔ اب جب اس نے یہ دیکھا کہ آقا ایک خادم سے پیار کر رہے ہیں تو لگے یہ بھی اپنا جسم حضورؐ سے ملنے۔ کرمہاتے تو مارا کرد گستاخ والا معاملہ ہوا کہ مہربان کی مہربانیاں شوخی کا باعث بنیں۔ اب جب راز و نیاز ہونے لگے تو حضورؐ نے فرمایا۔ بھئی! میرا ایک غلام ہے بیچنا چاہتا ہوں کوئی خریدار ہے۔ زاہرؓ کو اب اپنی حیثیت کا احساس ہوا کہنے لگا یا رسول اللہؐ! میرا خریدار کون ہوسکتا ہے۔ اسے اپنی بے بضاعتی کا خیال آیا۔ تو میرے آقا نے فرمایا زاہر یہ تو نے کیا کہا تمہارا خریدار خود عرش کا خدا ہے۔ بتاؤ جو پیار کی کیفیت اس واقعہ میں نظر آتی ہے وہ وہی ہے کہ نہیں جو ماں اپنے بچے سے کرتی ہے؟

## انسان دوست

حضورؐ کی شفقت ہر طبقہ سے تھی۔ حضورؐ حقیقی معنوں میں انسان دوست تھے۔ آپؐ انسانیت کا احترام قائم کرنیوالے تھے اور انسان بچہ بھی ہے، غلام بھی ہے، دشمن بھی ہے مظلوم ومقہور بھی تو انسان ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں عرب اپنی بچیوں کو عار اور جھوٹی عزت کے احساس سے زندہ درگور کردیتے تھے۔ ایک بار ایک عرب کہیں باہر گیا ہوا تھا اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر بچی پیدا ہوئی ماں نے اس کی پرورش کی اور جب خاوند کے آنے کا وقت ہوا تو اسے ظاہر نہ کیا۔ چھپا کر اسکی پرورش کرتی رہی۔ جب بچی بڑی ہوگئی تو اسے اس خیال سے کہ اب تو اس کا دل پسیجے گا باپ کے سامنے لائی کہ یہ آپ کی بچی ہے۔ باپ نے اپنی بچی کو دیکھا دل میں ارادہ باندھا۔ جنگل میں باہر جاکر ایک جگہ گڑھا کھود آیا۔ کسی بہانے ایک دن بچی کو باہر لے گیا۔ گڑھے کے کنارے بچی کو کھڑا کرکے کہا بیٹی دیکھ یہ کیا ہے؟ پھر اسے گڑھے میں دھکا دے دیا اور اوپر مٹی ڈالنے لگا۔ بچی چلاتی رہی ابا ہائے ابا۔ یہ کیا کررہے ہو اور ظالم باپ نے مٹی ڈال کر اس معصوم آواز کو ہمیشہ کیلئے خاموش کردیا۔ یہ شخص مسلمان ہوا تو اس نے یہ واقعہ حضورؐ سے عرض کیا۔ حضورؐ نے واقعہ سنا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور آپؐ اتنے روئے کہ دامن تر ہوگیا۔ آپؐ نے فرمایا ظالم تونے کسطرح یہ فعل کیا جبکہ وہ تجھے پکارتی رہی ہائے ابا کیا کررہے ہو اب دیکھیئے باپ کا سخت دل نہیں پسیجتا۔ حضور مدت کے بعد واقعہ سنتے ہیں اور ایک رحمدل ماں کی طرح آبدیدہ ہوجاتے ہیں۔ اس بچی کے زندہ درگور ہونے پر وہ روئی ہوگی جس نے بچی کو جنم دیا تھا یا میرا رحیم وکریم آقاؐ۔

## عاجزی اور انکساری

جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا صحیح تصور ہو اس کا تعلق اس بلند وبرتر ہستی سے ہو اس کا دل فروتنی اور عجز کا مسکن ہوتا ہے۔ انسان چاہے کتنا ہی عظیم اور بڑا ہو خدا کی بڑائی کے مقابلہ میں اس کی کیا حقیقت ہے اور یہ عظمت جو اس کو عطا ہوئی ہے یہ اس عظیم ہستی کی عطا کردہ ہے۔ اس لئے جتنا کوئی خدا کا مقرب ہوگا اور جتنی کسی کو اس کی معرفت حاصل ہوگی اتنا ہی اس کے اندر عجز وانکسار ہوگا اور سیرت کے اس پہلو سے آپ کسی عظیم انسان کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ عظیم شخص کے اندر عاجزی ہوگی جب کہ خام خیال کبر میں مبتلا ہوگا۔

... ایک بار آپؐ خدام کیساتھ سفر کررہے تھے مختلف افراد کے سپرد مختلف کام فرماتے تو اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کیا جن کے سپرد لکڑیاں تلاش کرکے لانا تھا۔ اور جب میرے درویش آقا کو خدا نے فتوحات پر فتوحات دیں تو مسکن نبوی مسجد کے ملحقہ حجرے ہی رہے آپ نے محل تعمیر نہیں کروایا تاج وتخت نہیں بنوایا اپنے نام کا سکہ نہیں چلوایا۔ آپؐ نے فتوحات کے بعد غریب ساتھیوں کو چھوڑ کر امیروں میں بسیرا نہیں کیا۔ دل میں معاذ اللہ کبر پیدا نہیں ہوا بلکہ جتنی دنیا قدموں میں ڈالی گئی جتنی فتوحات عطا ہوئیں عاجزی اور انکساری اتنی ہی بڑھتی گئی۔

مکہ فتح ہوگیا۔ کفر کا سر پُر غرور کچل دیا گیا۔ آج مخالفین آپؐ کے رحم وکرم پر تھے۔ مکہ سے نکالنے والوں کی آنکھوں کے سامنے دس ہزار پرجوش مجاہدین کے ساتھ میرے آقاؐ کی سواری مکہ میں داخل ہوئی تھی خانہ کعبہ کی چابیاں آج مسلمانوں کے ہاتھ میں تھیں۔ رئیس قریش ابوسفیان آج حضورؐ کی رکاب تھامے تھا۔ مکہ کے سب کس بل نکل چکے تھے۔ چار سال سے مسلمانوں کو عمرہؓ کی اجازت نہ دینے والوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ آج ساری عزتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا اور اس کے بندے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھیں۔ لیکن وہ فاتح مکہ اتنا سر جھکائے تھا کہ سر کجاوے سے لگ رہا تھا۔ اور قرآن مجید کی آیات کی تلاوت فرما رہے تھے۔ تاریخ بتا کہ تونے ایسا عظیم انسان دیکھا اور اسکی عظمت کا راز خدا کیلئے اس کی تواضع عجز وانکسار کے سوا اور کیا تھا۔

اے عظمتوں کے خواہاں انسان! اگر حقیقی عظمت چاہتا ہے۔ اگر چاہتا ہے کہ تیری عظمتوں کے گیت آسمانوں پر گاتے جائیں تو اس کیلئے عاجزی اور انکساری اختیار کرکہ یہ نسخہ میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے۔ جو خدا کے لیئے عاجزی اختیار کرتا ہے

اللہ اس کو بلندیوں سے ہمکنار کرتا ہے۔

## دشمنوں سے حسن سلوک

اپنوں سے حسن سلوک چنداں مشکل نہیں لیکن جن سے اذیت پہنچی ہوتی ہو جنہوں نے دل دکھایا ہو جنہوں نے چرکے لگاتے ہوں ان سے حسن سلوک کوئی آسان امر نہیں ہے۔ اس کیلئے دل گردہ کی ضرورت ہے۔ حوصلہ کی ضرورت ہے' خدا کے نیک بندے دوستوں اور دشمنوں سے حسن سلوک کسی معاوضہ کی نیت سے نہیں کرتے وہ تو اس لئے ان سے حسن سلوک کرتے ہیں کہ یہ ان کے پروردگار کی مخلوق اور عیال ہے۔ وہ بدی کے بالمقابل نیکی کرتے ہیں وہ سختی کا جواب نرمی سے دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے اخلاق اور نیک سلوک ان کا دل موہ لیتا ہے' دشمن فدائی بن جاتے ہیں۔ بیگانے اپنے ہو جاتے ہیں' خون کے پیاسے جان چھڑکنے لگتے ہیں۔

## دشمنوں کیلئے عفو عام اور دُعا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حمزہ کا کلیجہ چبانیوالی ہندہ کو معاف کر دیا۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کو معاف کر دیا۔ زہر دینے والی خیبر کی یہودیہ کو معاف کر دیا جنگل میں قتل کا ارادہ کرنے والے دعثور سے بھی درگزر فرمایا۔ سر کاٹنے کے ارادہ سے تعاقب کرنیوالے سراقہ کو بھی لکھ کر امان دی۔ بائیکاٹ کرنیوالے جب خدائی قحط کا شکار ہوتے تو ان کیلئے آسمانی آقا سے بارش طلب کی۔ پتھر برسانے والوں کیلئے ہدایت کی دعا کی۔ میرے آقا محمدؐ نے دکھ اٹھا کر سکھ پہنچایا۔ خون بہانے والوں کی نسلوں کی بقا کیلئے دعا کی جو آپ کی موت کے خواہاں تھے ان کیلئے دائمی زندگی چاہی

... بدر کے میدان میں دشمن پہلے پہنچتا ہے وہ جنگی نقطہ نگاہ سے بہتر جگہ ڈیرے ڈال دیتا ہے پانی کے چشمہ پر مسلمان پڑاو ڈالتے ہیں تو اس خشک چشمہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور توجہ سے پانی ابلنے لگتا ہے۔ بارش مزید کمی دور کر دیتی ہے۔ دشمن پانی کی تلاش میں چشمہ پر آتے ہیں۔ صحابہؓ پانی سے روکنا چاہتے ہیں

رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"نہ روکو پانی پینے دو" اور تاریخ کہتی ہے ان پانی پینے والوں میں سے پھر جنگ میں صرف ایک بچا تھا وہ مسلمان ہو گیا۔ اور اس دن کو یاد کر کے کہا کرتا تھا قسم ہے اس ذات کی جس نے بدر کے دن مجھے بچایا اور وہ تھے حکیم بن حزام۔

... خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں اس وجود پر جو دنیا میں رحمت مجسم بن کر آیا۔ جس کی رحمتوں سے اپنوں نے بھی حصہ پایا اور بیگانوں نے بھی۔ دوستوں نے بھی اور دشمنوں نے بھی۔ جو عورتوں کیلئے بھی رحمت تھے اور بچوں کیلئے بھی جو انسانوں کیلئے بھی رحمت تھے اور جانوروں کیلئے بھی۔ سچ ہے وہ "رحمۃ للعالمین" تھے۔ (یہ مضمون مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب کی کتاب "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم" سے ماخوذ ہے۔)

بقیہ صفحہ ۲ سے سیرت النبیؐ کے جلسوں کا انعقاد

کے جلسوں میں عملی طور پر حصہ لے کر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

۱۷ جون کی شام کیسی مبارک شام تھی کہ ہندوستان کے ایک ہزار سے زیادہ مقامات پر بہ یک وقت و بہ یک ساعت ہمارے برگزیدہ رسولؐ کی حیاتِ اقدس ان کی عظمت ان کے احسانات و اخلاق اور ان کی سبق آموز تعلیم پر ہندو مسلمان اور سکھ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔

آج کتنا تعجب ہے کہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے والوں کو اور آپؐ کے سچے عاشقوں کو تو پسِ زنداں ڈالا جا رہا ہے ان کے سینوں سے کلمہ طیبہ نوچا جا رہا ہے اور پاکستان میں اس جرم کی سزا دی جا رہی ہے کہ تم کیوں شاہِ مکی و مدنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہو؟

--- ذرا سوچئے! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے سے روکنے والا اسلام کا محب کہلا سکتا ہے!؟۔

مصطفےٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

# اسلامی عبادت

(ڈاکٹر محمد جلال شمس)

ہمارے پیارے آقا سیدنا و مولانا حضرت اقدس خلیفتہ المہدی والمسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار بار افراد جماعت کو اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے کہ تمام احمدی مرد و خواتین اسلامی عبادت پر حقیقی معنوں میں کاربند ہوں اور اس کو احمدی معاشرہ میں قائم کرنیکی ہر ممکن کوشش کریں تاکہ جب ہم سب جماعت احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی میں داخل ہوں تو کسی پہلو سے بھی ہمارے اندر کوئی کمی موجود نہ ہو۔ حضور اقدس کے ارشادات کے پیشِ نظر "اخبار احمدیہ" نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ احبابِ جماعت کو صحیح اسلامی عبادت کے معنیٰ اور مفہوم سے آگاہ کیا جائے۔ اور اسلامی عبادت کے بارہ میں ضروری فقہی مسائل بھی احباب کے سامنے پیش کئے جائیں تاکہ تمام احباب جماعت علیٰ وجہ البصیرت حقیقی اسلامی عبادت کے قیام کیلئے دل و جان سے کوشاں ہو سکیں۔

## عبادت کے معنیٰ

عبادت عربی زبان کا لفظ ہے۔ عبادت کے معنی ہیں کسی چیز کے نقش کو قبول کر کے ظاہر کرنا۔ عربی زبان میں طَرِیْقٌ مُعَبَّدٌ اس راستہ کو کہتے ہیں جس پر لوگوں کے چلنے کیوجہ سے مٹی نرم ہو چکی ہو اور اس پر لوگوں کے پاؤں کے نشان پڑ جاتے ہوں۔ پس اسلامی عبادت سے یہ مراد ہے کہ انسان اپنے نفس امّارہ سے الگ ہو کر اپنی روح کو اتنا گداز کرے کہ خالقِ حقیقی کا نقش اس پر ظاہر ہونے لگے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ (ذاریات آیت ۵۷) یعنی میں نے تمام انسانوں کو خواہ بڑے سمجھے جاتے ہوں یا چھوٹے محض اس غرض سے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت میں مصروف ہوں اور میری صفات کے حامل ہوں ـ اس ارشاد خداوندی کی تشریح ایک اور آیت کریمہ سے ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔ (البقرہ آیت ۱۳۹) یعنی اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ اور کون ہے جس کا رنگ خدا تعالیٰ کے رنگ سے زیادہ خوبصورت ہو۔

## اسلامی عبادت کی اغراض

پس اسلامی عبادت سے مراد یہ ہے کہ انسان خالقِ حقیقی کے رنگ میں رنگین ہو جاتے۔ اسلامی عبادت کی مختلف اغراض ہیں جن کا خلاصہ یوں ہے۔

- اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیار و محبت کے تعلق کو قائم کرنا۔
- اسلامی معاشرہ میں اتحاد اور مرکزیت کو فروغ دینا۔
- جسمِ انسانی کی اصلاح کرنا اور اس میں تر و تازگی پیدا کرنا۔
- اقتصادی حالت کی اصلاح اور ترقی کی کوشش کرنا۔

## اسلامی عبادت کی اقسام

اسلامی عبادت کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم عام عبادت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کا ہر فعل رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر احکام خداوندی اور ارشادات نبویؐ کے تابع ہونا چاہیئے۔ ان شرائط کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے انسان جو بھی کام کرتا ہے وہ عبادت شمار ہوتا ہے۔ اور مومن کو اس کا اجر ملتا ہے۔

دوسری قسم عبادت کی خاص عبادت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ خاص صورت میں اور خاص شکل میں بعض شرائط کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے عبادت بجا لائیں۔ اس خاص عبادت کی پانچ اقسام ہیں جنہیں اسلامی اصطلاح میں "ارکانِ اسلام" کہتے ہیں

باقی صفحہ 24 پر

# تحریک جدید ★ ایک آسمانی تحریک

## بابرکت الٰہی تحریک کے بارے میں حضرت المصلح الموعود کے ارشادات

### میری زندگی کی بہترین گھڑی

تحریک جدید کا قیام اکتوبر ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ ایک زبردست تحریک جاری کرنے کے لئے یہ وقت (بظاہر) حیران کن تھا۔ سیدنا حضرت المصلح موعود نے تحریک کے قیام کے وقت کے انتخاب کے بارے میں فرمایا

"تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقع کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہوسکتا اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی۔ اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی"

### تحریک جدید کے بارے میں آسمانی بشارتیں

اس مبارک تحریک کے بارے میں حضرت مصلح موعود اور دیگر احباب جماعت کو بابرکت بشارتیں ملیں حضرت مصلح موعود نے ۹ نومبر ۱۹۳۴ء کو فرمایا۔

"میں نے اللہ تعالیٰ سے متواتر دعا کرتے ہوئے اور اسی کی طرف سے جبشر مدیا حاصل کرتے ہوئے ایک سکیم تیار کی ہے ...... میں نے ایک دن خاص طور پر دعا کی تو میں نے دیکھا کہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب آئے ہیں ........ اور میں قادیان سے باہر پرانی سڑک پر ان سے ملا ہوں وہ ملتے ہی پہلے مجھ سے بغل گیر ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت جوش سے انہوں نے میرے کندھوں اور سینہ کے اوپر کے حصہ پر بوسے دینے شروع کئے ہیں اور نہایت رقت کی حالت ان پر طاری ہے اور وہ بوسے بھی دیتے جاتے ہیں اور یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ میرے آقا! میرا جسم اور روح آپ پر قربان ہوں۔ کیا آپ نے خاص میری ذات سے قربانی چاہی ہے؟ اور میں نے دیکھا کہ ان کے چہرہ پر اخلاص اور رنج دونوں قسم کے جذبات کا اظہار ہو رہا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ اوّل تو اس میں چوہدری صاحب کے اخلاص کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے کہ انشاء اللہ جس قربانی کا ان سے مطالبہ کیا گیا خواہ کوئی بھی حالات ہوں وہ اس قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ دوسرے یہ کہ ظفراللہ خان سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی فتح ہے اور ذات سے قربانی کی اپیل سے مثل نَصْرُ اللّٰہِ کی آیت مراد ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے اپیل کی گئی تو وہ آگئی اور سینہ اور کندھوں کو بوسہ دینے سے مراد علم اور یقین کی زیادتی اور طاقت کی زیادتی ہے۔ اور آقا کے لفظ سے یہ مراد ہے کہ فتح و ظفر مومن کے غلام ہوتے ہیں اور اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ اور جسم اور روح کی قربانی سے مراد جسمانی قربانیاں اور دعاؤں کے ذریعہ سے نصرت ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں اور اس کے فرشتوں کی طرف سے ہمیں حاصل ہوں گی"

(الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۵ کالم ۲، ۳)

### خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک

دنیا میں دین حق کے غلبہ کے مؤثر سامان بہم پہنچانے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کا القاء خود حضرت مصلح موعود کے قلب مبارک پر کیا۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔

پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

(الفضل ۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء)

THE DAILY JANG LONDON 25p

روزنامہ جنگ لندن

قیمت فی پرچہ ۲۵ پنس

جلد ۱۷ — منگل ۲۷ ستمبر ۱۹۸۸ء ۱۵ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ — نمبر ۲۲۱

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کا یہ انٹرویو روزنامہ جنگ لندن کے شکریہ کے ساتھ
شائع کیا جا رہا ہے

# ہم مرزا غلام احمد کو امام مہدی سمجھتے ہیں، نبی ہرگز نہیں

## ہم وہ نہیں جو ہمارے بارے میں پروپیگنڈے کے طور پر کہا جاتا ہے مرزا طاہر احمد

### ایک وضاحت

جماعت احمدیہ کو پاکستان، سعودی عرب اور دیگر اسلامی ممالک میں غیر اسلامی اور اس کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔ اس اہم فیصلے کے باوجود جماعت احمدیہ خود کو ایک اسلامی تنظیم اور اس کے سربراہ مرزا طاہر احمد خود کو اور اپنے تمام عقیدت مندوں کو مسلمان تصور کرتے ہیں یہی ایک وجہ نزاع ہے جس پر اعتراضات اور جوابی اعتراضات کا ایک لامتناہی سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں علماء کرام اور خاص طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا واضح مؤقف خبروں اور طویل مضامین کی صورت میں شائع اشاعت ہوتا رہا ہے۔ آج جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد کا انٹرویو شائع کیا جا رہا ہے اس کے مندرجات سے ادارہ جنگ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

انٹرویو: محمد سرور۔ شاہدہ نفیس۔ تصاویر: شاہد احمد

☆ مرزا صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے ہمارے لئے وقت نکالا۔ آپ سے چند سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے تو اگر آپ جماعت احمدیہ کا مختصر سا تعارف بیان کر سکیں۔ تو بہتر ہوگا۔ یوں تو آپ کی جماعت کا لٹریچر ساری دنیا میں ہی پھیلا ہوا ہے تاہم جماعت کا تعارف اگر آپ کی زبانی ہو جائے۔

ج۔ یہ جو آپ نے کہا کہ ہمارا لٹریچر بہت پھیلا ہوا ہے اور لوگ اس سے واقف ہیں اس میں تھوڑا سا ابہام ہے۔ ہمارے متعلق لٹریچر تو واقعی بہت پھیلا ہوا ہے۔ اور وہ ایسا غلط احمدیت کا تصور پیش کرتا ہے۔ کہ کسی احمدی کے وہم و گمان میں وہ احمدیت نہیں۔ عوام الناس یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں احمدیت کے متعلق پوری واقفیت ہو گئی۔ اسی لئے میں نے علماء کو جو مباہلے کی دعوت دی ہے اس میں وہ ساری باتیں جس حد تک ممکن تھیں اور بھی لوگ کہتے ہوں گے مگر جو اہم باتیں تھیں وہ درج کر دیں تم کہتے ہو ہم یہ ہیں، ہم کہتے ہیں ہم یہ نہیں ہیں اور ہم حلف اٹھاتے ہیں کہ ہم یہ نہیں ہیں جو تم کہہ رہے ہو اور تم حلف اٹھا لو کہ ہم وہی ہیں اور پھر جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا جھوٹے پر لعنت ڈال دو۔ اتنی سی بات ہے اس سے آپ کو پتا چل جائے گا کہ ہم کیا نہیں ہیں۔ اس میں خلاصۃً سب کچھ درج ہو گیا ہے جو ہمارے متعلق کہا جاتا ہے؟ لیکن ہم ہرگز نہیں ہیں اور خلاصۃً آخر میں وہ بھی دے دیا ہے جو ہم ہیں احمدیت کے متعلق تعارف کے لحاظ سے وہ چھوٹا سا پمفلٹ ہے وہ آپ کے لئے کافی مفید ثابت ہوگا۔ اس پر میرے دستخط ہیں آواز کی ریکارڈنگ ہو یا دستخط ہوں ایک ہی بات ہے (مرزا صاحب نے ہمارے ٹیپ ریکارڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا) اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ جماعت احمدیہ نہ کوئی نیا مذہب ہے نہ کوئی نئی شریعت ہے اور نہ ان معنوں میں مرزا صاحب کو ہم نبی مانتے ہیں کہ آپ پر نیا کوئی ایسا کلام جاری ہوا جو قرآن کے علاوہ یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقابل پر کسی قسم کی نبوت ہے یا اسلام سے باہر کوئی نیا مذہب ایجاد ہو رہا ہے قطعاً کسی دور سے بھی ان باتوں سے جماعت احمدیہ کا تعلق نہیں۔ دراصل ایک اور پہلو ہے جماعت کو سمجھنے کا بڑا آسان اس سے خدا کے فضل سے باہر کے ملکوں میں تو بہت ہی وضاحت ہو گی۔ بحث یہ نہیں ہے کہ نبی جاری ہے یا نہیں بالکل یہ بحث نہیں ہے۔ خاتم النبیین پر ہمارا کامل ایمان ہے بحث یہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح جو آئیں گے ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد اور امت کے عقائد کے مطابق کیا درجہ ہے؟ صرف یہ بحث ہے کیونکہ بنیادی طور پر ہم حضرت مرزا صاحب کو امام مہدی مانتے ہیں جس کی پیش گوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمائی تھی۔ یہ تو بڑی واضح بات ہے اور مسیح موعود مانتے ہیں جس کی پیش گوئی آنحضرت ؐ نے فرمائی تھی امام مہدی اور مسیح موعود کا آنا خاتم النبیین کے منافی ہے یا نہیں یہ پہلا سوال ہے اگر امام مہدی اور مسیح موعود کا آنا خاتم النبیین کے منافی ہے تو پھر ساری امت کافر ہو جاتی ہے ہمارے ساتھ جس کا متفق علیہ عقیدہ ہے سوائے چند ایک اہل قرآن جنہیں ویسے ہی کافر کہا جاتا ہے۔ سب متفق ہیں کہ امام مہدی اور مسیح موعود کو ضرور آنا ہے اس لئے بحث کو یہ جاننے کی بجائے مختصراً میں یہ بتا رہا ہوں کہ اس بات پر اتفاق کر لیں کہ یہ دعویٰ کہ فلاں مہدی ہے یا مسیح ہے یہ خاتمیت کے خلاف نہیں ہے۔ وہ سچا ہے یا جھوٹا ہے یہ الگ بحث چلے گی لیکن دعویٰ فی ذاتہٖ نہ نیا مذہب ایجاد کرتا ہے نہ آیت خاتم النبیین کے مقابل بنتا ہے اب اگلا قدم یہ ہے کہ مہدی کا مقام اور مسیح کا مقام کیا ہے؟ کیا وہ امتی نبی کا مقام ہے یا امتی نبی کا نہیں بلکہ عام مجدد کا مقام ہے؟ یہاں جا کے بات مکمل جاتی ہے یہاں بھی میں آپ کو متفق علیہ بات بتاتا ہوں مسیح موعود کے آنے کے متعلق تمام علماء متفق ہیں کہ وہ بطور نبی آئیں گے۔ مگر جب پوچھا جائے اور یہ باتیں لکھی ہوئی موجود ہیں کہ پھر نیا نبی خاتم النبیین کے بعد کیسے آئے گا تو کہتے ہیں امتی ہوگا۔ ہے تو پرانا یعنی وہی جو نبی اسرائیل کی طرف آیا تھا۔ لیکن وہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت میں ہو جائیگا؟ امتی بن جائے گا آپ ؐ کا تابع اور غلام ہو جائے گا۔ اس لئے ختمیت کے منافی نہیں ہم بھی تو یہی کہتے ہیں، بعینہٖ یہ عقیدہ ہے ہمارا "اختلاف ہے شخصیت کا" پرانا دوبارہ آئے گا۔ اور امتی بنے گا یا امت میں سے اسے مقام ملے گا شخصیت کا' اس لئے جب بات کو دوسری طرف سے بولنا شروع کرتے ہیں تو اتنا بڑا افسانہ گھڑ لیتے ہیں کہ قیامت برپا ہو جاتی ہے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بالکل ایک نیا مذہب خاتمیت کو توڑ کر اور نعوذ باللہ ڈاکہ ڈالے گئے اس قسم کی باتیں استعمال کرتے ہیں ہمارے متعلق لیکن اس طرح جس طرح میں نے اتفاق سے بات شروع کی ہے جہاں ہمارا اتفاق ہے پہلے وہاں اکٹھے ہو جائیں اور آگے بڑھتے جائیں تو مضمون خود کھلتا چلا جائے گا کہ ہم ہیں کیا۔ کم سے کم ہمیں صحیح طور پر سمجھیں تو سہی بعد میں مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن یہ ظلم نہ کریں کہ جو ہم نہیں ہیں وہ ہمیں کہیں۔ صرف یہ ہے ہماری استدعا کہ اس رنگ میں جماعت احمدیہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہئے دوسرا پہلو ہے مہدویت کا امام مہدی کا مقام کیا ہوگا۔ آپ یہ دیکھیے کہ تمام علماء ہمیں کافر کہتے ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام مہدی امام مجدد سے بالا ہیں عام مجدد اور امام مہدی میں فرق ہے۔

آپ ان سے پوچھیں کہ وہ فرق کیا ہے؟ تو آخر تان یہاں ٹوٹے گی آ کے کہ کسی مجدد کا ماننا ضروری نہیں لیکن امام مہدی کا ماننا ضروری ہے کیوں ضروری ہے؟ اس لئے کہ خدا نے خود اس کو امام بنایا ہے اور کسی مجدد کو خدا نے امامت کا مقام عطا نہیں فرمایا۔ شیعہ عقیدے کے مطابق امام مہدی اور ہوگا اور رنگ میں آئے گا سنی عقیدے کے مطابق اور ہوگا لیکن اس بات پر اتفاق ہے کہ امام مہدی کو خود خدا بنائے گا اور جس کو خدا امام بنا دے اس کا انکار ممکن نہیں۔ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا۔ اس بات پر سب متفق ہیں کہ اس پر ایمان لانا ضروری ہے اب آپ اگلا سوال خود علماء سے کر کے دیکھ لیجئے کہ کیا قرآن کریم میں نبی کے علاوہ کسی اور انسان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو ہمارے بنیادی عقائد ہیں بنائے ایمان۔ آپ کو یاد ہوں گے

۱۔ اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے

۲۔ فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے نہ اللہ انسان ہے اور نہ فرشتے انسان

۳۔ کتب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ وہ بھی انسان نہیں

۴۔ یوم آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے اور

۵۔ انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے

انسانوں میں سوائے نبی کے اور کسی پر ایمان لانا ضروری نہیں قرآن کریم اٹھا کے دیکھ لیجئے اور یہ سب کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ جہاں تک مسیح کا تعلق ہے پہلے ہی مانتے ہیں جہاں تک مہدی کا تعلق تھا نام نہیں دیتے مگر عقیدہ وہی ہے کہ امتی نبی ہوگا۔ کیونکہ نبی کی دو بنیادی صفات ایسی ہیں جن کو خود یہ امام مہدی میں مانتے ہیں۔ اس کو امتی نبی نہیں کہتے" مانتے ہیں کہ امام خدا بناتا ہے اور وہ خود خدا بنائے گا اور اس کا انکار کافر کر دیتا ہے اس کا ماننا ضروری ہے یہ دو باتیں متفق علیہ ہیں نبی اور کس کو کہتے ہیں کوئی تعریف اور نکال کے دکھایئے جس سے امام مہدی نبوت سے باہر نکل جائے ساری تاریخ انسانی اٹھا کر دیکھئے کوئی ایسا انسان نکال کر دکھایئے جس کو خدا نے امام بنایا ہو اور اس کا ماننا ضروری۔ قرار دیا ہو اور وہ نبی نہ ہو آخر کو بات وہیں آ کے ٹھہرتی ہے کہ امتی ہے۔ نئی شریعت نہیں لایا۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان کا تابع ہے آپ ؐ کے ارشادات کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں کر سکتا اور کامل طور پر آپ ؐ کا عاشق ہے۔ تمام عقائد کی بنیاد قرآن و سنت پر کہتا ہے اگر یہ ہے اور خدا نے اس کو امام بنایا ہے تو امتی نبی ہونا خاتمیت کے منافی کیسے ہو جائے گا جبکہ مسیح بھی تو بہرحال اسی رنگ میں آ رہا ہے اس کو بھی تو اسی شرط پر آپ نے مانا تھا۔ یہ ہے احمدیت کا خلاصہ۔ اس کے سوا وہ تمام باتیں جو ہمارے متعلق کی جاتی ہیں غلط ہیں اس میں آگے چل کر ایک دوسرا فرق بھی آ جائے گا وہ بھی عرض کر دوں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ وجود نہیں بلکہ ایک ہی وجود کے دو القابات ہیں۔ ایک پہلو سے مسیح کہلا رہا ہے ایک پہلو سے مہدی کہلا رہا ہے باقی مسلمان علماء جو ہمارے مخالف ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ مہدی امت محمدیہ ؐ میں پیدا ہوگا اور مسیح آسمان سے اترے گا جو زندہ آسمان پر بیٹھا ہوا ہے اب ہمارے عقیدے میں زمین آسمان کا فرق ہے نا کہ ایک زمین پر اور ایک آسمان پر تو اختلاف میں آسمان کا فرق پڑ گیا۔ لیکن جواب اس کا آسان ہے۔ اگر قرآن کریم سے یہ ہم ثابت کر دیں کہ وہ

مسیح جسے وہ زندہ آسمان پر موجود مانتے ہیں وہ فوت ہو چکا ہے تو پھر وہ تو دوبارہ انہیں آسکتا نازل ہونے کا تو ذکر ہے زمین سے نکلنے کا تو کہیں ذکر نہیں۔ اب صرف یہ بحث رہ جائے گی پھر کہ کیا یہ حدیثیں سب غلط ہیں۔ اگر مسیح فوت ہو گئے ہیں تو پھر ان حدیثوں کا کیا بنا جن میں ذکر ہے اور کثرت سے ذکر ہے کہ مسیح نازل ہوں گے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ مذہبی دنیا میں یہ تو عام بات ہے کہ ایک کا نام لیا جاتا ہے اس کی خو اور اس کی سیرت پر کوئی اور آجاتا ہے اور خود مسیح کے وقت میں بھی یہی ہوا تھا یعنی حضرت مسیح سے پہلے بائبل میں پیش گوئی تھی کہ ایلیا نبی آسمان سے اتریں گے اور پھر مسیح آئیں گے بالکل یہی نقشہ تھا جو آج مسلمانوں کے انتظار کا ہے۔

یہی یہود کے انتظار کا تھا اس پر جب مسیح نازل ہو گئے اور کوئی نبی آسمان سے نہیں اترا بظاہر تو یہود نے ان کے ماننے والوں کو چھیڑنا شروع کیا یہ عہد نامہ میں موجود ہے کہ بہت تمسخر کیا کہ پہلے تم ایلیا کو آسمان سے اتار لو پھر ہم تمہارے رسول کو مانیں گے حضرت مسیح نے اس کا جواب جو دیا وہ بھی بائبل میں لکھا ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جون دی بپٹسٹ جو یوحنا یعنی حضرت یحییٰؑ تھے وہی ایلیا ہیں جنہیں آسمان سے آنا تھا' چاہو تو یقین کرو چاہو تو نہ کرو۔ AS MANY AS WERE ABLE THAT آسمان سے آنا' کسی کا دوبارہ آنا جماعت احمدیہ کے نزدیک یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے محاوروں میں پیغام ہوتے ہیں۔ کوئی آسمان سے نہیں اترا کرتا۔ اس پہلو کو ہم اور کھول کے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ساری دنیا میں مذہب کی تاریخ کا مطالعہ کر لیں۔ جانے والوں کا تو ذکر ملے گا۔ آنے والوں کی دلیل ملے گی لیکن کہیں ایک جگہ دیکھی ہے آپ نے آسمان میں جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں یہ قطعی راستہ ہے آتا ہوا دکھائی نہیں دیتا لیکن انہی فرقوں میں آپ کو کچھ ایسے ماننے والے مل جائیں گے جو کہتے ہیں کہ آیا تو تھا مگر پہچانا نہیں گیا۔ زمین سے پیدا ہوا اور لوگوں نے پہچانا نہیں یہ کہہ کر رد کر دیا کہ اس نے آسمان سے اترنا تھا۔ یہی دھوکا ہے جو ہر دفعہ دنیا کو محسوس ہوتا ہے آسمان سے آنے سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ کوئی رسیوں سمیت لٹکتا ہوا آسمان سے اترے گا نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ایسا تمسخر مذہب میں جائز ہے خدا بھیجتا بندوں سے ہی ہے کہتا ہے کہ یہ میری طرف سے ہے اور اس سے دھوکا محسوس ہوتا ہے چنانچہ اس بات کو مزید کھولتے ہوئے ہم اپنے بھائیوں سے گزارش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس طرح آئے اس سے بہتر آنا کوئی اور ہو سکتا ہے اس پر کیوں نہیں غور کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کس طرح بھیجا انسانوں میں پیدا کیا اور نہایت ہی منکسر المزاج اور تمام عظمت و برتری کے باوجود فرماتے ہیں کہ جہاں تک میری حیثیت کا تعلق ہے تو میں تم جیسا ہوں آدم سے لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک مذہب کی تاریخ میں قرآن کریم نے جو ہمارے سامنے پیش کی ہے ایک بھی انسان آسمان سے اترتا دکھائی نہیں دیتا۔ اور پھر اگر آسمان سے کوئی اترے گا وہ اصلاح کیسے کر سکے گا اس پر تو کافر اور ہر قسم کے لوگ ایمان لے آئیں گے وہ سامنے آکر جو اترے گا۔ ایمان جو اصلاح کرتا ہے وہ اس طرح کرتا ہے کہ آزمائش میں ضرور ڈالے جاتے ہیں۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو اصلاح فرمائی وہ اس طرح سے ماننے والوں کو مشکلات پڑتی تھیں ان کو زمین پر گھسیٹا جاتا تھا۔ ان کو لا الہ کہنے کی قیمت دینا پڑتی تھی۔ ان کے گھر جلائے جاتے تھے ان کو لوٹا جاتا تھا۔ انسان کی اصلاح ہوتی اسی وقت ہے جب قربانیوں سے گزرتا ہے اس کے سوا فار مولا ہی کوئی نہیں۔ ہر دوسرا فار مولا کہانی ہے' قصہ ہے جادوگری ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ جب تک قوموں کو ابتلاء کی چکی میں سے نہ نکالا جائے ان کی اصلاح نہیں ہوتی مذہبی اصلاح تو بہت بڑی چیز ہے سیاسی اصلاح کے لئے بھی وہ سیاسی جماعتیں زندہ ہوا کرتی ہیں جو قربانیاں دے کر آگے آتی ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کی تاریخ میں جو فرق پڑا ہے وہ یہی ہے کہ کانگریس نے لمبا عرصہ قربانیاں دی تھیں اور مسلمانوں نے ایک جذباتی جوش میں آکر ایک دم ایسا اظہار کیا کہ پاکستان وجود میں آگیا مگر اس کے پیچھے تاریخ نہیں ہے کوئی قربانیوں کی تو اسی طرح وہ نظریہ بلبلے کی طرح پھٹ بھی گیا وہ نظریہ اس کے بعد سے کب جاری ہوا ہے مارشل لا لگے' کوئی کسی نام پر آیا' کوئی کسی نام پر قومیت کا تشخص نہیں پنجاب تک جو ہندوستان میں ہے۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے نزدیک ایک معمولی سیاسی غلط فہمی جب تک قوم قربانیوں سے نہ گزرے اس کا احیاء نہیں ہو سکتا۔ اس میں ملت کی صفات نہیں پیدا ہو سکتیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ مذہب میں قربانیوں کے دور سے گزارے بغیر اللہ تعالیٰ اچانک ساری قوم کو زندہ کر دے۔ اس لئے یہ تصور درست نہیں جو ہمارے علماء کا ہے ہم اس تصور کو مان ہی نہیں سکتے یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے ان کا تصور یہ ہے کہ ہم جو مرضی کرتے پھریں اچانک ایک دن آسمان سے ڈنگ ڈنگ کرتا ہوا لٹکتا ہوا مسیح اترے گا اور آتے ہی وہ ہمارے سارے دشمنوں کو مار دے گا ساری امتوں کی چابیاں ہمارے ہاتھ میں پکڑا دے گا ہم سارے مرحلوں سے نکل کر عروج کے تخت پر متمکن ہو جائیں گے مہدی کیا ہو گا ان کا تصور سن لیجئے۔ مہدی وہ ہے جو ساری دنیا کے خزانے آکر لوگوں کو بانٹنا شروع کر دے گا اب ساری دنیا کی لڑائیاں دو ہی وجوہ سے ہوتی ہیں یا سیاست کے لئے یا اقتصادیات کے لئے انفرادی طور پر حسن و محبت کے قصے آجاتے ہیں مگر میں قومی لڑائی کی بات کر رہا ہوں دو ہی وجوہ ہیں اب جس قوم کو یہ فار مولا مل گیا تھا کہ تم بیٹھے رہو کسی سیاسی فلسفے کی ضرورت نہیں قابض ہونے دو دنیا پر یہود کو ہنود کو اور دوسروں کو جب تمہارا وقت آئے گا تو مسیح اوپر سے اتریں گے اور تمہیں تخت پر بٹھا دیں گے یہی ہے نا خلاصہ! اس پر سارا اہم ہے۔ جھگڑا ہو رہا ہے قتل و غارت کی ترغیب دی جا رہی ہے کہتے ہیں کہ مہدی آئے گا اور خزانے بانٹے گا اتنے خزانے دے گا کہ لینے والا انکار کر دے گا اس پر آپ ذرا سا غور کر کے دیکھیں اول تو یہ کہ انسانی فطرت میں نہیں ہے کہ خزانے لینے سے انکار کر دے۔ قرآن میں ہے کہ اس کو ایک وادی دیں تو دوسری مانگتا ہے اور جہنم کی پہلی سیڑھی یہ ہے کہ ہل من مزید جہنمی وہ ہیں جن کے پیٹ نہیں بھرتے۔ اگر اتنی دولت مل جائے کہ سب کے پیٹ بھر جائیں اور لوگ کہیں کہ اب نہیں چاہئے تو یہ فرمائیے کہ اس دولت کا کیا بنے گا وہ تو مٹی ہو جائے گا اقتصادیات کا بنیادی اصول ہی نہیں پتا ان کو جہاں افراط زر ہو وہاں چیزوں کی قیمتیں چڑھنی شروع ہو جاتی ہیں اور روپے کی قیمت گرنا شروع ہو جاتی ہے اور اگر افراط زر لامتناہی ہو جائے جیسا کہ نقشہ یہاں کھینچا گیا ہے تو دولت مٹی ہو جائے گی اب ایک شخص کسی موچی کے پاس جاتا ہے کہ میرے جوتے میں دو ٹانکے لگا دو۔ وہ کہے گا کہ میں کیوں لگاؤں جناب! تو وہ کہے گا کہ ہزار روپے لے لو۔ بھاؤ تاؤ چلے گا وہ کہے گا دس کروڑ لے لو۔ موچی کہے گا میں لیتا ہی نہیں میں تو خود واپس کر آیا ہوں مرغی کا ایک انڈا نہیں مل سکے گا۔ تو یہ تمسخر نہیں تو اور کیا ہے یہ تمسخر ہے اقتصادیات سے' تمسخر ہے مسلمانوں کی سیاست سے یہ تصور ہے کیا اس میں تو کوئی جان نہیں۔ اور اسے آنحضرتؐ سے منسوب کیا جاتا ہے کتنے ظلم کی بات ہے کہ جس کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ يُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ وَالحِكْمَةَ کہ وہ کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے اور اس کی طرف دونوں تصور ایسے منسوب کر دیئے کہ کوئی دنیا کا انسان جسے سیاست یا اقتصادیات کی الف ب بھی آتی ہے وہ ان تصورات کو قبول نہیں کر سکتا یہ جھگڑا ہے ہمارے فلسفے میں اختلاف ہے ہم کہتے ہیں کہ فار مولا وہی چلے گا جو آدم سے لیکر رسول کریمؐ تک چلا ہمیں تب خدا ترقی دے گا جب ہم دولت لیں گے نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی دولت دیں گے۔ یہ فار مولا ہے جو قرآن نے پیش کیا۔ جب ہم حکومت کی خاطر نہیں بلکہ خود سرداریاں چھوڑ دیں گے دین کی خاطر یہی فار مولا ہے جو ہمیں سنت میں نظر آتا ہے اور تمام انبیاء کی تاریخ میں نظر آتا ہے۔ وہی قوم ترقی کیا کرتی ہے جسے بادشاہت میں دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ وہ انسانی قدروں اور انسانیت کے فروغ میں دلچسپی رکھتی ہے پھر وہ ابو ہریرہؓ ہوں یا کوئی اور ہوں قیصر و کسریٰ کے تخت کی چابیاں ان کے سپرد کر دی جاتی ہیں لیکن جس کو حکومت کا شوق ہو اس کو اللہ تعالیٰ حوالے کر دے تو کیا رہ جائے گا باقی وہ تو لوٹ کے کھا جائیں گے سب کو جو ہمارے ملک میں ہو رہا ہے جو آتا ہے حکومت میں وہ سب کچھ تباہ کر دیتا ہے تو یہ ہے احمدیت۔

☆ مسیح موعود اور مہدی علیہ السلام کے بارے میں ان کی آمد کے بارے میں قرآن پاک میں کچھ نشانیاں ہیں کچھ علامات ہیں ان سے انکار تو کسی بھی مسلمان کے لئے ممکن نہیں تو کیا مرزا غلام احمد قادیانی پر یہ تمام نشانیاں یہ تمام علامتیں ثابت ہوتی ہیں۔

ج۔ پہلے تو یہ کہ اگر آپ کا تصور ہی بگڑ جائے تو آپ کیسے پہچان سکتے ہیں اگر آپ کے ذہن میں یہ تصور ہو کہ مسیح کو آسمان سے اترنا ہے تو کوئی شخص خواہ کیسے ہی دلائل دے مگر چونکہ وہ زمین سے پیدا ہوا ہے اس لئے آپ اس کو رد کر دیں گے اسی سے تو میں نے بات شروع کی ہے پہلے قرآن کریم اور حدیث سے صحیح تصور معلوم کریں کہ ہے کیا؟ مثلاً مسیح کے متعلق تو میں نے بتایا کہ آسمان سے اترنے کا تصور ہے حالانکہ قرآن کریم میں واضح طور پر مسیح کے فوت ہونے کا ذکر ہے احادیث میں نزول کا ذکر ہے مگر آسمان سے آنے کا نہیں قرآن کریم میں آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُولًا ہم نے تم پر ذکر رسول نازل فرمایا...... اب بتایئے نازل کے کیا معنی ہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے ہم نے لوہے کو نازل کیا ہم نے چوپایوں کو نازل کیا ہم نے کتب کو نازل کیا یہ ساری چیزیں کہاں سے نازل ہوئیں زمین سے' لوہا کہاں سے نکلتا ہے زمین سے' قرآنی محاورے کے مطابق ہم بات کرتے ہیں کہ نزول کا یہ مطلب ہے یہ نہیں ہے جب تک یہ بحث نہ ختم ہو کہ آسمان سے اترنا ہے یا زمین سے نکلنا ہے بات ہی ختم نہیں ہوتی مہدی کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ احادیث میں کثرت سے ذکر ہے اور واضح طور پر ہے لیکن قرآن کریم میں جہاں ذکر ملتا ہے وہاں امام مہدی آئے گا کے طور پر کہیں نہیں ملتا مگر ایک رنگ میں بہت ہی خوبصورت ذکر ہے جسے علماء نہیں پہچان سکتے قرآن کریم نے گزشتہ انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ان کی فہرست شمار کر کے فرمایا۔ وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ــــ ہم نے ان کو امام بنایا ــــ یہدون یعنی ہدایت دیتے ہیں ہم سے ہدایت پا کے' جو ہدایت پائے اس کو کہتے ہیں مہدی اور جو خود ہدایت دے وہ ہادی کہلاتا ہے قرآن کریم کی رو سے انبیاء امام مہدی ہوتے ہیں اگر انسان گہری نظر سے مطالعہ کرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمام پیش گوئیوں کی بنیاد قرآن کریم میں مل جائے گی یہ کہنا غلط ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی طرف سے کوئی الگ بات کی ہے جو قرآن میں نہیں ہے اس لئے امام مہدی کی پیش گوئی کو بھی ہم قرآن کریم سے ہی مانتے ہیں دوسرے اس وجہ سے ہم مانتے ہیں کہ قرآن کریم میں لکھا ہوا۔ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى حضور کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوائے وحی الٰہی کے کوئی بات نہیں کرتے۔ اپنے نفس یا اپنی خواہش سے کوئی کلام نہیں کرتے گویا کہ تمام احادیث جو سچی ہیں وہ وحی الٰہی پر مبنی ہیں تو ہم جب حدیثوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہاں ایک چیز آپ کو واضح نظر آئے گی کہ امام مہدی کے متعلق احادیث کی پیش گوئیوں میں اتنا اختلاف ہے کہ کسی اور پیش گوئی کے بارے میں نہیں ہے وجہ اس کی واضح ہے وجہ یہ ہے کہ امام مہدی کے دعویدار بہت سے پہلے پیدا ہو چکے ہیں اور جتنے دعویدار تھے انہوں نے یا ان کے مریدوں نے اپنی مرضی کی کوئی حدیث بنا لی ہے اس لئے یہ سارا مضمون آپ کو پھیلا ہوا اور ایک دوسرے سے متقابل دکھائی دے گا لیکن اگر آپ غور سے دیکھیں تو ان میں سے ہر حدیث جو وہ پیش کرتے ہیں۔ وہ اتفاقی حادثات کے نتیجے میں ضرور پوری ہو سکتی ہے مثلاً یہ کہ اس کے باپ کا نام عبداللہ ہو گا ماں کا نام آمنہ ہو گا اور اس کا نام محمد ہو گا۔ اب بتایئے یہ حدیث ایسی ہے یا نہیں کہ کسی شخص کے متعلق اتفاقاً پوری ہو جائے چنانچہ یمن میں ایک صاحب امام مہدی ہونے کے دعویدار تھے ان کے باپ کے نام عبداللہ' ماں کا نام آمنہ اور خود ان کا نام محمد تھا۔ اور وہ سید خاندان سے تھے۔ اگر ایسی علامتیں قابل اعتماد ہوں تو ساری امت کو انہیں مان لینا چاہئے تھا پھر اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو اس فرقے کے دور میں نہ بنی ہو جس میں امام مہدی کا دعویدار پیدا ہوا ہے اور جس کا تعلق اتفاقات سے نہ ہو اور انسان کے بس میں نہ ہو کہ اسے پورا کر دے اگر ایسی کوئی حدیث ملے تو آپ کے خیال میں وہ قابل اعتماد ہو گی یا نہیں جماعت احمدیہ ایسی ہی ایک حدیث پیش کرتی ہے جو یہ ہے

لفظی ترجمہ اس کا یہ ہے "ہمارے مہدی کے لئے دو علامات ہیں" ہمارے مہدی کہنے سے پتا چلا کہ اور بھی کئی مہدی ہوں گے ہم جس کو مہدی کہہ رہے ہیں وہ اور ہے اس کی جو علامات ہیں وہ جب سے دنیا بنی ہے کسی اور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئیں پہلی دلیل یہ ہے کہ چاند کو گرہن لگے گا اپنی پہلی رات کو اور سورج کو گرہن لگے گا اپنے درمیانی دن کو اور یہ دونوں باتیں ایک ہی مہینے میں ہوں گی۔ اور وہ مہینہ ہو گا رمضان کا اب اتفاقات تو ہوتے رہتے ہیں مگر یہاں اتفاقات اکٹھے ہوتے جا رہے ہیں اور چونکہ یہ گواہ ہوں گے کسی کی صداقت پر اس لئے اس وقت امام مہدی کا موجود ہونا ضروری ہو گا یہ اس کے اندر دلیل ہے کیونکہ دلیل دیکھ کر اگر کوئی دعویٰ کرے گا تو وہ کیسے قبول کیا جائے گا تو شرطیں یہ ہوئیں کہ ایک امام مہدی ہو دعویدار اس کے زمانے میں جب وہ دعویٰ کر چکے تو چاند پہلی تاریخ کو گرہن لگے' سورج درمیانے دن کو گرہن لگے اور مہینہ رمضان کا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ صلوٰۃ والسلام نے ماموریت کا دعویٰ ۱۸۸۲ء میں کیا اور ۱۸۸۹ء میں جماعت بنائی اور ۱۸۹۴ء میں یہ گرہن کا واقعہ ہو گیا کہ قادیان کے افق پر اور ہندوستان کے افق پر جہاں یہ دعویٰ کیا گیا تھا اب یہ مسئلہ بڑا اہم ہے کہ افق سے کیا مراد ہے

مرزا طاہر احمد جنگ پینل کو انٹرویو دے رہے ہیں۔

کیونکہ چاند اور سورج کا گرہن دنیا کے ہر افق پر نظر نہیں آیا کرتا۔ بلکہ اس کا ایک خاص دائرہ ہے اور اس جگہ میں چاند گرہن لگ سکتا ہے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہونے والی ہے بہت باریک ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہاں امام مہدی نے دعویٰ کیا اسی افق پر ایک ہی ہفتے میں چاند اور سورج کا اس طرح گرہن میں آنا ضروری ہے

پھر ایک اور لطیف نکتہ ہے اس میں کہ پہلی رات اور درمیانے دن سے کیا مراد ہے اس کو آپ معین کر لیں تو ساری بات سامنے آجاتی ہے سائنسی طور پر کوئی اندازے کی بات نہیں رہتی اب اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں مہینے کی پہلی رات کو اور مہینے کے درمیانی دن کو یا چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو اور سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن کو، سائنسی طور پر یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ جب سے دنیا بنی ہے اور جب تک رہے گی تین دن کے سوا سورج گرہن نہیں لگ سکتا اور تین راتوں کے سوا چاند کو گرہن نہیں لگ سکتا وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق زمین اور سورج کی گردش سے ہے وہ تین راتیں کون سی ہیں ۱۴، ۱۵ اور ۱۶ کی راتیں اور دن کون سے ہیں ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ اس لئے اگر ۱۳ کو گرہن لگے تو وہ گرہن کی راتوں کی پہلی رات ہوئی اور ۲۸ کو سورج کو گرہن لگے تو وہ درمیانہ دن ہوگا اور بعینہٖ یہی ہوا۔ قادیان کے افق سے مراد اس تمام علاقے کا افق ہے جس میں لاہور وغیرہ سب شامل ہے رمضان کا مہینہ تھا ۱۸۹۴ء کا واقعہ ہے اس میں پہلی رات کو چاند گرہن لگا اور درمیانی تاریخ میں سورج کو۔ جب یہ واقعہ ہوا تو بہت سے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول بھی کیا لیکن علماء نے پھر گریز کا ایک راستہ نکال لیا۔ اور انہوں نے کہا کہ مہینے کی پہلی رات مراد تھی گرہن کی پہلی رات مراد نہیں تھی۔ اب آپ یہ دیکھئے اگر اتنا فرق پڑے گرہن کی تاریخوں کا تو زمین اور چاند کی گردش کو کتنا تبدیل کرنا پڑے گا کہ قیامت کبریٰ برپا ہو جائے کوئی رہے گا ہی نہیں دیکھنے والا۔

☆ جی ہاں! یہ تو نظام شمسی کا مسئلہ ہے۔

ج۔ جی ہاں! سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ ان کی رفتاروں کو ہم نے معین کیا ہے انہیں کوئی تبدیل نہیں کر سکتا تو قرآن کے مخالف کیسے واقعہ ہو جائے گا اول تو یہ اور دوسرے یہ کہ پہلے دن کا چاند جیسا نظر آیا ویسا نہ نظر آیا۔ اس کو دیکھنے کے لئے لوگ انگلیاں اٹھا رہے ہوتے ہیں تو غائب ہو جاتا ہے اوپر سے بیچارے کو گرہن لگ جائے تو رہے گا کیا وہ تو نکلے گا ہی نہیں کوئی گنجائش ہے وہاں گرہن کی ہلکا سا سایہ پڑ جائے تو اس کی تو موت ہو جائے گی۔ امام مہدی کہے گا دیکھو چاند کو گرہن لگ گیا۔ وہ کہیں گے نکلا ہی نہیں یہ کونسی دلیل بنی۔ دلیل تو روشن ہونی چاہئے اتنا انتظار کیا اور آخر میں جا کے یہ قصہ نکلا دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو افصح العرب تھے قرآن کے بعد سب سے زیادہ فصاحت و بلاغت تھی آپ کی کیا آپ کو عربی نہیں آتی تھی پہلے تین دن کے چاند کو بھلا قمر کون کہا کرتا ہے اگر پہلے تین دن کا چاند گرہن میں ہو تو اس کو تو ہلال کہتے ہیں رویت ہلال کمیٹی تو آپ نے سنی ہوگی رویت قمر کمیٹی کہیں نہیں سنی ہوگی۔

اگر آنحضرت صلی اللہ و آلہ وسلم کے ذہن میں یہ تھا کہ پہلی تین راتوں کا چاند وہ چاند ہے جس کی میں بات کر رہا ہوں تو آپ فرماتے اول لیلۃ من ہلال ہلال کی تین راتوں میں سے پہلی رات کو لگے گا اس لئے کسی پہلو سے دیکھ لیجئے یہ بات بالکل بے معنی اور لغو ہے وہی بات بنتی ہے سورج گرہن کے دن اور چاند گرہن کی راتیں شمار کی جائیں تو وہ پوری ہو چکی ہے اس وقت اتنا تو وقت نہیں کہ تفصیل سے سارے دلائل دوں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے موجود ہیں ساری بنیادیں موجود ہیں قرآن و حدیث کی ایک بھی دلیل ہم اس سے باہر کی پیش نہیں کرتے ایک مثال دی ہے آپ کے سامنے میں نے چوٹی کے سائنسدان جو فلکیات کے ماہر ہیں اور انہیں انڈیا کا بہترین ایوارڈ بھی ملا ہے وہ احمدی ہیں اللہ کے فضل سے

میں نے ان سے کہا کہ منجم جو خواہ مخواہ ہم پر اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ فلاں وقت ہوا تھا یا فلاں وقت ہوا تھا میں نے ان سے کہا کہ آپ سائنسی طور پر سارا ریکارڈ دیکھ لیں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت سے آج تک اور ان باتوں کا بتائیں کہ کیا وہ اکٹھی ہوئی تھیں مہدی ہونے کا دعویدار ہو اور چاند اور سورج کو ان تاریخوں کو گرہن لگا ہو اور اس افق پر اکٹھا ہوا ہو جس پر وہ دعویدار آیا تھا۔ سارا ریکارڈ انہوں نے مجھے بھیج دیا ہے میں نے کہا ہے کہ وہ ریویو میں شائع بھی کر دیں آپ حیران ہوں گے دیکھ کر کہ کہیں ایسا واقعہ نہیں ہوا پس لم تکون والی بات بھی درست ہے جب سے دنیا بنی ہے کسی دعویدار کے حق میں خدا نے یہ دو نشان اس شکل میں نہیں دکھائے۔

سوال۔ آپ اجازت دیں میں اپنی بات پوری کر لوں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں اور خدا نے میرے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو ایک مرد عورت کے ساتھ کرتا ہے۔

جواب۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین سب کچھ جھوٹ ہے آپ کو پتہ ہے حوالہ کس کا دیا ہے۔

سوال ۔۔ ایک کتاب ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی۔

جواب۔ نہیں نہیں اللہ یار نام کا کوئی آدمی ہے جس کی کتاب کا حوالہ دیا ہے وہ احمدی تھا ہی نہیں جماعت کا مخالف تھا۔

سوال ۔ ویسے وہ کشتی نوح ہے۔

جواب۔ بالکل نہیں...... آپ حوالہ نکال کر دیکھیں تو سہی...... ان کو پتہ تھا کہ احمدی نہیں ہے وہ شخص۔

اگر کوئی عیسائی یہودی وغیرہ اس قسم کی بکواس امہات المومنین کے متعلق کرتا ہے اور اپنی کتاب کا حوالہ دیتا ہے تو آپ اس پر لعنت اللہ ہی کہیں گے۔

حوالہ حضرت مرزا صاحب کا وہ نہیں دے رہے...... جھوٹ بولتے ہیں۔

سوال ۔ حقیقت الواقعہ اور وہ......

جواب۔ جماعت کی کتاب ہی نہیں۔

سوال ۔ جماعت کی صرف ایک کتاب تذکرہ ہے۔

جواب۔ نہیں نہیں بہت سی کتابیں ہیں...... حوالے بھی دیئے ہیں انہوں نے مگر جہاں جہاں حوالے دیئے ہیں وہیں اس کا جواب موجود ہے جن معنوں میں وہ ان عبارتوں کو لیتے ہیں وہ معنی مراد ہی نہیں ہیں میں تو یہ عرض کر رہا ہوں اب جس طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں حکم ہے لاتقربوا الصلوۃ نماز کے قریب نہ جاؤ اس لئے ہم تو نماز اب نہیں پڑھیں گے لیکن اس سے آگے جو کہا ہے وہ بھی تو دیکھو سیاق سباق دیکھو CONTEXT دیکھو ہمارا تو صرف یہی جھگڑا ہے اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ اتنی لمبی بحثوں کا اتنی کتابیں دیکھنے کا مسلمان عوام الناس کو تو وقت نہیں مل سکتا نہ اتنا فہم ہے۔ خلاصۃً میں نے یہ مسلک کیا کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ ان باتوں کا یہ مطلب ہے اگر یہ مطلب ہے تو ہم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت پھر ہم بھی آپ سے متفق ہیں کہ ہم مسلمان نہیں آپ کہتے ہیں ان باتوں کا یہ مطلب ہے ہم کہتے ہیں اچھا اگر یہ مطلب ہے تو احمدیت جھوٹی ہے پھر خدا کی لعنت پڑے ہم سے تو پوچھو کہ ہم کیا کہتے ہیں ہم کیا سمجھتے ہیں وہ یہ ہے میں نے الگ صاف لکھ دیا۔

اس لئے سارے الزامات کا یکطرفہ جواب دیدیا کہ جھوٹ ہے ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں آپ یہی کہہ سکتے ہیں نا کہ نہیں ہے تم دھوکہ دے رہے ہو۔ میں کہتا ہوں اچھا خدا عالم الغیب و الشہادۃ ہے اس کے پاس مقدمہ لے جاؤ اب جھگڑے کافی لمبے ہو گئے ہیں۔ اللہ کو فیصلہ کرنے دو اس طریق فیصلہ پر ان کو کیا اعتراض ہے۔

سوال۔ آپ نے ذکر کیا تھا ہندوستان پاکستان کے حوالے سے کہ پاکستان جیسے وجود میں آیا اور پھر قومیت کا جو تصور تھا وہ فیل ہو گیا پنپ نہیں سکا کیا اسلام میں قومیت کا تصور پایا جاتا ہے۔

جواب۔ نہیں...... بالکل نہیں پایا جاتا اگر پایا جاتا تو آپ پاکستان بنانے کیلئے افغانستان کے ساتھ کیوں نہیں متحد ہو گئے بنگلہ دیش کیوں پہنچے اور ایران کے ساتھ کیوں نہ متحد ہوئے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر مڈل ایسٹ میں کیوں نہ داخل ہو گئے۔ عجیب تضاد ہے دعوے اور عمل میں جائز بات نہیں ہے۔ پاکستان بنا ہے ہندو کے ڈر سے سیدھی بات ہے ہندو کے ظلم کا خوف تھا یہ پتہ تھا کہ اگر وہ غالب آگیا تو اس نے کچھ بھی نہیں رہنے دینا اور اس میں لا الہ الا اللہ نے اسلام کے نام پر اکٹھے ہونے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے اور ہمارے متعلق یہ جو مشرک ہیں کہ اگر ہم ان کی حکومت میں رہے تو ہمیں کھا جائیں گے ہم پر ظلم کریں گے اس خوف سے بھاگے تھے نماز پڑھنے کی محبت میں نہیں بھاگے تھے۔ محبت ہوتی...... تو وہاں نماز پڑھتے ابھی بھی پڑھتے ہیں۔

سوال ۔ اس سے زیادہ تعداد میں مسلمان وہاں موجود ہیں۔

جواب۔ آپ نے صحیح فرمایا ہے میرا تجربہ بھی یہی ہے کہ ہندوستانی مسلمان پاکستانی مسلمان سے زیادہ نمازیں پڑھتا

تمام علماء ہمیں کافر کہتے ہیں

یہ ظلم نہ کریں۔ ہم جس رنگ

میں ہیں۔ اسی میں پیش کریں

—— مرزا طاہر

ہے اور روزے کا بھی پابند اور ویسے بھی اسلامی شعار کا پابند.....

سوال ۔ دوسرے معنوں میں ان کو اللہ کا خوف ان سے زیادہ ہے۔

جواب ۔ بالکل صحیح ہے۔

سوال ۔ کیونکہ یہاں ہندو ہیں تو ہم کم از کم اللہ ہی کی طرف رجوع کریں۔

ج ۔ پاکستان تو انہوں نے بگاڑ لیا سارا قائد اعظم نے اسی لئے بڑا کھول کر بیان فرمایا تھا کہ اس پاکستان میں مذہبی تفریق نہیں ہوگی اگر اس اسلام کی بناء پر ہوتا جو مولوی پیش کر رہا ہے تو قائد اعظم کی مخالفت انہوں نے کیوں کی۔ سارے علماء نے کیا اسی لئے مخالفت کی تھی کہ وہ یہ پاکستان بنانا چاہتے ہیں جو مولوی کا پاکستان ہے ان کی تضاد بیانیاں ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف اتنے ظاہر ہیں کہ اگر کوئی آدمی جو عقل سلیم رکھتا ہو وہ اس کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ متضاد باتیں کرنے والے لوگ ہیں۔

سوال۔ یہ بتایئے کہ دنیا میں احمدیوں کی تعداد کتنی ہے۔

جواب۔ قطعی تعداد تو معین کبھی بھی نہیں ہوئی۔ اعداد و شمار ہیں مختلف مثلاً مختلف ممالک کے ماہرین نے اخبار نویسوں نے جو اندازے پیش کئے ہیں آج سے دس بارہ سال پہلے ایک کروڑ کا اندازہ تھا۔

ہر روز تعداد بدل رہی ہے لیکن نیچے کی طرف نہیں اوپر کی طرف...... اس لئے اضافہ ہی ہوا ہوگا۔ اس تعداد میں کمی کہیں بھی نہیں آئی...... پاکستان میں بھی نہیں آئی تو اور کہاں کمی آسکتی ہے۔

سوال۔ یہ جو ۱۲۷ ممالک کا آپ نے ذکر کیا ہے اس میں اہم ممالک کونسے ہیں۔

جواب۔ اس میں اہم ممالک تو پاکستان، ہندوستان، ویسٹ افریقہ کے بڑے چھوٹے ممالک اور ایسٹ افریقہ کے تین ممالک یوگنڈا، کینیا اور تنزانیہ اور انڈونیشیا اور پھر مشرق بعید کے جزائر، یورپ اور امریکہ خود چین میں روس میں پولینڈ اور ہنگری میں بھی پولینڈ اور ہنگری سے نمائندہ تو آپ نے جلسہ میں دیکھے بھی ہوں گے اس لئے ہر جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پھیل رہی ہے۔

سوال۔ اور اسرائیل میں بھی۔

جواب۔ اسرائیل میں تو اسرائیل کے بننے سے پہلے سے ہیں اب دیکھیں نہ کہنے کی طرز ہے؟ اسرائیل میں ہیں یوں لگتا ہے جیسے اسرائیل کے ساتھ باقاعدہ رابطہ ہو گیا ہے۔ اسرائیل میں غیر احمدی مسلمان ہم سے بہت زیادہ ہیں مختلف فرقے ہیں ان کو ایجنٹ نہیں کہتے کتنی ناانصافی ہے دیکھیں تقویٰ کی بات ہونی چاہئے وہ جو ہم سے بہت زیادہ ہیں اور ہر فرقے سے تعلق رکھنے والے ہیں ان سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور جہاں احمدی مسلمان کی بات ہو کہتے ہیں دیکھا ہیں تو یہ ایجنٹ ہوں گے۔

سوال۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے مکہ مدینہ منورہ اور قادیان جبکہ قرآن شریف میں قادیان کا کوئی ذکر نہیں۔

جواب۔ ہاں بالکل ٹھیک ہے آپ نے دیکھا ہے کہ کیا لکھا ہے رویا کا ذکر ہے یا ویسے بات ہو رہی ہے رویا میں دیکھا ہے یہی تو مشکل ہے علماء رات کو دن بنا دیتے ہیں دن کو رات بنا دیتے ہیں

سوال۔ خواب میں تو یہ بھی انہوں نے کہا کہ مجھے ایسا لگا کہ میں خدا ہوں اور یہ ساری چیزیں میں نے بنائی ہوئی ہے۔

جواب۔ آپ اصل پڑھ لیں اسی لئے تو میں نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے ایک شخص کے متعلق بظاہر یہ بات معلوم ہو کہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا ہوں یا خدا جیسا ہوں اس کا اپنا عقیدہ کیا ہے یہ دیکھنا پڑے گا باقی جگہ جو مضمون اس نے بیان کئے ہیں اس کی رو سے اس کا مقام کیا بنتا ہے یہ دیکھنا پڑے گا ایک کلام جو عارفانہ ہو سکتا ہے جو خواب میں تعبیر طلب ہو سکتا ہے اس کو پکڑ کر باقی سب چیزوں کو بھلا دیں وہ دعویٰ اس کی طرف منسوب کر دیں جو اس نے کبھی نہ کیا ہو یہ ناجائز ہے میں آپ کو قرآن کریم سے مثال دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ

تو نے کنکریوں کی مٹھی نہیں ماری جب تو نے ماری اللہ نے ماری اب اللہ اور محمدؐ کا تشخص ایک ہو گیا بظاہر آگے فرمایا

الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ

جو تیری بیعت کر رہے ہیں یہ اللہ کی بیعت کر رہے ہیں کوئی کہہ سکتا ہے کہ محاورۃً بات ہوئی ہے مزید وضاحت فرما دی

• یداللہ فوق ایدیھم

تیرا ہاتھ نہیں اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے

اس سے زیادہ تجسم ہو سکتا ہے کہیں اور بعینہ اس طریق پر جس طرح یہ حضرت مرزا صاحب پر یہ حملے کرتے ہیں بہائیوں نے خصوصیت سے ان آیات پر حملہ کیا اور کہا کہ توحید لئے پھرتے ہو یہ دیکھ لو۔ اور وہ کہتے ہیں کہ بہاء اللہ کا دعویٰ یہی ہے کہ میں اللہ ہوں اور پہلے بھی یہی تھا یعنی وہ اس طرح

شرارت کرتے ہیں عیسائی اور ہندو اس پر اعتراض کر چکے ہیں آپ کیا جواب دیتے ہیں آپ یہ جواب دیتے ہیں کہ بانی قرآن پڑھ کر دیکھ لو اس کی روشنی میں اس کی تعبیر ہوگی ہمارا عقیدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے متعلق کیا ہے اس کی روشنی میں اس کی تعبیر ہوگی

ہم یہ آیات پڑھتے ہیں اور ہم کبھی بھی یہ معنی نہیں سمجھتے جو تم منسوب کر رہے ہو اس لئے ہمارا عقیدہ دیکھا جائے گا ہے کیا اور ہم عقیدہ بناتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فقرے کے ٹکڑے سے نہیں بلکہ آپ کی سب کتابوں سے تھی جب ہم یہ جوابات جن کتابوں سے دکھانا چاہتے ہیں ان کو ضبط کر لیا ہے اب یہ کونسا انصاف ہے

وہ ٹکڑے جن کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ اشتعال انگیز ہیں اس لئے حضرت مرزا صاحب کی کتابیں ضبط کی جائیں وہ ٹکڑے جو اشتعال انگیز تھے شائع کرنا جائز ہے جو باقی حصہ اشتعال انگیز نہیں تھا وہ ضبط کر لیا اس لئے کہ لوگوں پر کھل نہ سکے کہ اصل حقیقت کیا ہے آپ کو اگر تحقیق کرنی ہے تو سارے اقتباسات جو آپ نے دیکھے یا آپ کی طرف منسوب کئے گئے ان کو اصلی کتب میں دیکھ لیں وہیں اس کا جواب موجود ہے اس لئے میں نے بجائے اس کے کہ مناظرے کی طرف بات بڑھے میں نے خلاصہ یہ کہا کہ جن اقتباسات سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ خدا ہیں یا خدا کے بیٹے ہیں۔

مرزا صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ آزاد نبی ہیں رسول کریمؐ کے برابر یا افضل ہیں ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا اگر یہ دعویٰ ہو یا ہمارا آپ کے متعلق یہ عقیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ ہم پر لعنت ڈالے۔

میں نے مباہلہ کا چیلنج دیا اور ساتھ اس کے دلیل دی لاحجۃ بیننا و بینکم بڑی بحثیں ہو گئی ہیں اب تمہارے ساتھ ہماری بحث ختم اب خدا کی عدالت میں چلتے ہیں اب تم دلوں پر حملہ کر رہے ہو کہ اس کا یہ مطلب لکھا ہوا ہے دلوں پر حملہ ہی ہو گیا نا! ہم کہتے ہیں ہم اس کا یہ مطلب نہیں لیتے تم کہتے ہو یہی لیتے ہو پھر خدا کی عدالت میں چلے جاؤ جھوٹے پر لعنت ڈال دو اگر تمہیں جرات ہے خدا تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دے گا۔

اب دیکھئے ۱۰ ر جون کو میں نے یہ چیلنج دیا اور اس سے تین خطبے پہلے اس کی بنیاد [illegible] ۱۰ ر جون کو اس کی CULMINATION ہوئی ہے وہ [illegible] خطبہ تھا اس موضوع پر اور ۱۰ ر جولائی کو وہ شخص جس [illegible] متعلق یہ حلف اٹھا کر کہتے تھے کہ مرزا طاہر احمد نے اغواء کروا کے قتل کر دیا وہ برآمد ہو جاتا ہے اور باوجود اس کے کہ حکومت اپنی طرف سے COMMITTED ہے ضیاء صاحب کا اعلان لندن میں ہوا تھا کہ یہ کینسر ہے جس کو ہم ختم کرنے پر تلے بیٹھے ہیں یعنی حکومت کا فیصلہ ہے کہ ان کا قلع قمع کر دیا جائے ان کی جڑیں اکھیڑ دیں جائیں وہ حکومت مجبور ہو جاتی ہے TELEVISE کرنے پر کہ دیکھو لو یہ واقعہ ہوا ہے

خدا کی تقدیر ہے اور اس سے پہلے منظور چینوٹی صاحب اور دوسرے یہ اعلان کرا چکے تھے اخبار میں کہ ہمیں چیلنج منظور ہے رشید صاحب کے پاس سارے حوالے موجود ہیں ادھر سے میرا مباہلے کا چیلنج شائع ہوا اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ مرزا طاہر احمد نے مولانا اسلم قریشی کو اغواء کر کے قتل کروا دیا یہ کثرت سے آئے دن شائع ہوتا تھا اور ادھر یہ چیلنج قبول کرتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین اور خدا ان کے جھوٹے ہونے کا انتظام کر دیتا ہے یعنی منظور چینوٹی صاحب یا دیگر علماء اگر سچے ہیں آپ کو پتہ ہے انہوں نے کیا دعویٰ کیا تھا مولانا چینوٹی نے کہا تھا کہ اگر ان چھ آدمیوں میں جن میں میرا نام بھی شامل تھا اگر مولانا اسلم قریشی برآمد نہ ہو تو مجھے چوک میں گولی مار دو اگر سچا آدمی ہے تو پھر اب گولی کھائے چوک میں کھڑے کسی سے مروائے گولی میں نہیں کہتا مگر سچ کی تو یہ بات ہوتی ہے نا! بس وہ جھوٹے ہو گئے۔

پھر منظور الٰہی ملک ہیں سیالکوٹ والے ان کا یہ بیان تھا کہ مجھے بر سر عام پھانسی دے دو اب وہ اپنی گردن پیش نہیں کرتے ان کا اعلان ہوا ہے کہ اگر یہ شخص ثابت ہو جائے اس کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

سوال۔ مرزا صاحب پر جو عقائد مباہلے کے چیلنج میں آپ نے بیان کئے ہیں یہ تو ایک عام مسلمان کے عقائد ہیں پھر احمدیت کی۔

جواب۔ [illegible] وہی ہمارے ہیں فرق صرف یہ ہے [illegible] آپ یہ ہے کہ [illegible] آپ مسلمان کے عقائد کہتے ہیں صرف ہمیں مسلمان نہیں کہتے ورنہ چیزیں وہی ہیں اور آپ امام مہدی کو نبی نہیں مانتے مگر عقیدہ آپ کا وہی ہے کہ جو اس کی صفات ہیں وہ نبیوں والی ہیں۔

سوال۔ مرزا صاحب اس طرف روشنی ڈالیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔

جواب۔ نہیں فرمایا آپ دیکھئے تو سہی کیا فرمایا ہے۔

سوال۔ آپ پر یہ الزام بھی ہے کہ حکومت پاکستان نے آپ کے خلاف ایک فیصلہ دیا ہے تو اس سے انتقاماً آپ پاکستان کے خلاف پاکستان سے باہر اور پاکستان کے اندر بھی عمل کر رہے ہیں۔ ......

جواب۔ آپ تعلیم یافتہ آدمی ہیں آپ ایسی بات پر ہنستے کیوں نہیں۔ یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سوال۔ پاکستان کے عوام کے بارے میں کوئی پیغام دینا چاہیں۔

جواب۔ میں نے خطبوں میں دیا ہے۔ میں تو دعا کی تحریک کرتا ہوں ہمیشہ جماعت کو جب وہ سب سے زیادہ ظلم کر رہے تھے اس وقت بھی یہ تحریک کی تھی کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے حب الوطن من الایمان۔ وطن کی محبت ایمان میں شامل ہے اس لئے پاکستانی احمدیوں کو جتنے مرضی مظالم ہوں ان پاکستان کے خلاف کسی قسم کے جذبات کو بھی اپنے دل میں [illegible] نہیں دینی چاہئے۔ اور دعا کرنی چاہئے میں نے ہمیشہ یہ تحریک کی ہے۔

میں ان سے یہ کہتا ہوں۔ میرے خطبات تو کثرت سے ہیں شروع سے آخر تک ان میں میں نے کہا ہے کہ مجھے پتہ ہے کہ آپ کیلئے دعا کرنی مشکل ہے لیکن اگر آپ میرے کہنے پر دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے دل پر بھی رحم کرے گا اور ملک کے حالات بھی بدل دے گا۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا سنتا ہے بجائے بد دعا کرنے کے دعا کیوں نہیں کرتے۔

مجھے آپ یہ بتائیے کبھی ان سے کسی نے کیوں نہیں پوچھا کہ جب جنگیں ہندوستان پاکستان کی ہوئی ہیں تو سرفہرست کون سے ہیرو تھے جو پاکستان کے دفاع میں عظیم الشان جرنیلوں کے طور پر ابھرے ہیں۔ شہداء میں جن کے نام لکھے ہوئے ہیں جن کو تمغے ملے ہوئے ہیں جنرل اختر ملک کا نام ایک عظیم جرنیل کے طور پر ساری دنیا میں شہرت پا گیا تھا کشمیر کے محاذ میں انہوں نے ہندوستان کو رگیدا ہے۔ پھر چونڈہ کے محاذ پر ہیرو عبد العلی ملک تھے۔ فاضلکا سیکٹر پر حمزہ تھے پھر سندھ میں رن کچھ کے علاقہ میں بریگیڈیئر افتخار تھے یہ سارے احمدی ہیں۔ اچھے بد دیانت لوگ ہیں کہ جب جان کی بازی لگانے سردھڑ کی بازی لگانے کا وقت آیا تو سب سے آگے ہوتے ہیں۔

بہت سے جرنیل تھے ان میں احمدیوں کی تعداد جرنیلوں کی تھوڑی ہے لیکن کیسا اتفاق ہوا کہ جتنے تھے سارے چمک اٹھے۔ ان کے دل میں جذبے تھے اور وطن سے محبت والے تھے۔

آخری سوال۔ مباہلہ کا چیلنج فریق ثانی کو مل گیا رجسٹرڈ ڈاک سے مل گیا۔ ویسے اخبارات کے ذریعہ بھی مل گیا۔ ان کی طرف سے آپ کو کوئی جواب ملا۔ انہوں نے اخبارات کو ایک جواب جاری کیا ہے چوہدری رشید احمد صاحب کو بھی ابھی دیا ہے انہوں نے۔

جواب۔ ہمیں کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اب اس طرح سے باتیں کر رہے ہیں بعض کہتے ہیں ہمیں منظور ہے لیکن تم مکے اور مدینے آکر ہم سے مباہلہ کرو (وہاں تو آپ کا جانا ہی نہیں ہے) وہ جانتے ہیں اور پھر کہا کہ ہمیں منظور ہے تم ربوہ کے اقصیٰ چوک میں آکر مباہلہ کرو۔ تم ساؤتھ افریقہ میں آکر مباہلہ کرو۔ یہ ساری کیا ایک جیسی مقدس جگہیں ہیں اور کوئی کہتے ہیں کہ دریائے چناب کی درمیانی جگہ میں آکر ہم سے مباہلہ کرو۔ یہ سارے بہانے ہیں مباہلے کیلئے کسی ایک جگہ اکٹھا ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مباہلے کا چیلنج دیا وہ ایک میدان میں اکٹھے ہونے کیلئے گئے لیکن وہ جو احادیث ہیں جن کا وہ ذکر کرتے ہیں خود مسلمان علماء ان احادیث کو جھٹلا چکے ہیں۔ عیسائیوں نے قبول ہی نہیں کیا تھا تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلے کیوں گئے تھے۔

اصل بنیادی سوال یہ ہے۔

وہ جو نجران سے وفد آیا ہوا تھا انہوں نے مباہلے کو قبول ہی نہیں کیا تھا تو بغیر قبول کئے کس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ گئے۔ اور پھر اگر یک طرفہ چیلنج سے مباہلہ ہو جاتا ہے تو پھر ان پر لعنت کیوں نہ پڑی اس لئے یہ عقل کے خلاف بات کرتے ہیں خود اسلام کی تاریخ پر حملہ کرتے ہیں۔ ہرگز وہ مباہلہ نہیں ہوا تھا کیونکہ انہوں نے قبول نہیں کیا تھا بلکہ قطعی احادیث ہیں کہ اگر مباہلہ ہو جاتا تو پھر خدا کی لعنت ان پر پڑتی۔ ایک تو بات یہ ہے دوسرے یہ کہ ان کے بیوی بچے وہاں کہاں تھے۔ وہ تو مرد آئے ہوئے تھے وفد میں اور بیوی بچے تو ان کے گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے یہ کیسا منصفانہ طریقہ تھا کہ اپنے بیوی بچے ہیں تو ان کو کہا جائے کہ بیوی بچے لے کے آؤ یہاں پہ۔

[illegible] ساری فرضی باتیں بنی ہوئی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں صرف یہ فرمایا [illegible] کہہ دو تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم اپنے مردوں کو بلاؤ ہم اپنے مردوں کو بلاتے ہیں۔

پھر خدا کی عدالت میں اپیل کرتے ہیں کہ اللہ جھوٹے پر لعنت ڈال دے کسی میدان میں اکٹھے ہونے کا ذکر نہیں۔ یہ بھی دیکھئے میری طرف سے ان کو جواب ہے کہ میں نے تو ساری دنیا کے علماء کو چیلنج دیا ہے ہزاروں ہیں۔ ایک سال میں مباہلہ ہوتا ہے میں تو اگر روزانہ بجلی کی رفتار سے جگہ جگہ پہنچ کے ان کے ساتھ مباہلہ کروں تو اتنا وقت تو مل ہی نہیں سکتا اور پھر میں سارے بیوی بچوں کو اور جماعت کو ساتھ لے کر چلوں کیسی بے وقوفوں والی بات ہے۔ خدا کسی ایک جگہ کا محتاج نہیں میں ان سے کہتا ہوں ہم نے بڑی جرات کی ہے۔ تم کہتے ہو جھوٹے ہو۔ "جھوٹے" ہونے کے باوجود اعلان کر دیئے شائع کر دی عبارتیں کہ اے خدا اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر لعنت ڈال۔ جواب میں تمہیں یہ کہنے میں کیا تکلیف ہے

صرف اتنا مطالبہ ہے یہ شرطیں جو لگا رہے ہیں یہ ان کا بھاگنے کا طریقہ ہے۔

**THE DAILY JANG**

**LONDON**

**Tuesday 27 September 1988**

# نثار میں تری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
# چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

لندن سے پریس یونٹ کے انچارج مکرم چوہدری رشید احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں: تازہ ترین اطلاعات کے مطابق پاکستان میں مباہلہ کے پمفلٹ کی تقسیم کی وجہ سے گرفتاریوں کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ تادمِ تحریر ایک صد سے زائد احمدی احباب پر مقدمات درج کئے جا چکے ہیں۔ اور پولیس کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ جاری ہے۔

جھنگ میں مکرم شیخ محمود احمد صاحب امیر ضلع اور دیگر چھ احمدی احباب مکرم محمد اکمل صاحب، مکرم رشید احمد صاحب، مکرم منیر احمد صاحب، مکرم محمد میاں صاحب، ڈاکٹر محمد بخش صاحب اور مرزا محمد دین ناز صاحب پر مباہلہ پمفلٹ تقسیم کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ مکرم منیر احمد صاحب اور مکرم محمد میاں صاحب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر مباہلہ کا چیلنج دینےکی وجہ سے سرگودھا میں ایک مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سرگودھا شبیر حسین نے اس مقدمہ کو وفاقی شرعی عدالت میں پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس جرم کے تحت دوسرا مقدمہ چنیوٹ میں حضور پُر نور اور چوہدری رشید احمد صاحب پریس سیکریٹری کے خلاف درج کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ رشید احمد صاحب برطانوی شہریت کے حامل ہیں۔ حضور کے خلاف تیسرا مقدمہ ربوہ میں زیرِ دفعہ ۲۹۸-سی "کلام طاہر" فروخت ہونےکی وجہ سے قائم کیا گیا ہے۔

ربوہ میں افضل برادرز کے خلاف "کلام طاہر" کی تقسیم کے الزام میں پرچہ درج کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مولوی اللہ یار ارشد کی درخواست پر مکرم قریشی افضل صاحب اور مکرم قیصر صاحب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ڈی ایس پی سے جماعت کے وفد نے ملاقات کی تو انہیں بتلایا گیا کہ حکام بالا کی ہدایت پر یہ مقدمہ درج کیا گیا ہے اور گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔

پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ میں ایک گیارہ سالہ احمدی طالب علم شوکت علی متعلم جماعت ششم کو پولیس نے مباہلہ کا پمفلٹ تقسیم کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا ہے۔ مقامی مجسٹریٹ نے اس کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی ہے۔

بہاولپور میں اسسٹنٹ کمشنر کے حکم پر مباہلہ کے پمفلٹ کی تقسیم پر دو احمدی احباب مکرم قمر الحق صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

فیصل آباد میں ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے کلینک پر مباہلہ کی تقسیم کے بعد ۱۵۰ آدمیوں کا ایک جلوس مولویوں کی قیادت میں حملہ آور ہوا اور ان کے کلینک کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ ان کے چار بھتیجوں کو زدوکوب کیا گیا اور پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

سرگودھا کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں ایک احمدی مکرم شیخ گلزار احمد صاحب کے مکان پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان کی وڈیو کیسٹ احباب جماعت کو دکھائی گئی جس کی بھنک غیر احمدی مولویوں کے کان میں پڑ گئی اور انہوں نے پولیس میں شکایت کر دی جس پر پولیس نے رات بارہ بجے مکرم شیخ گلزار احمد صاحب کے گھر پر چھاپا مارا اور تلاشی لی مگر کوئی قابل اعتراض چیز نہ ملی۔ اس پر مولویوں نے ایک اجلاس بلایا اور بدنام ترین مخالف مولوی اکرم

باقی صفحہ 25 پر

# شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

ڈاکٹر وسیم احمد، ہائیڈل برگ۔

تاریخ عالم کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ زبوں حالی سے، دوچار قوموں کی حالت اس وقت تک نہیں بدلی جب تک ان میں سے کچھ دیدہ وروں نے قربانیاں نہیں دیں۔ یہ مسلّم ہے کہ قربانی رائیگاں نہیں جاتی۔ خالقِ کون ومکاں جو اپنے خلیفۃ الارض کو اس کی شومئی پشتی، بداعمالی، بے حسی اور حکم عدولی کی بنا پر بروئے عدل ابتلاء میں مبتلا کر دیتا ہے۔ قربان ہو جانے والوں کی ادائے عبدیت سے خوش ہو کر ان کی قوم کو گراں قدر صلہ سے نواز دیتا ہے۔ قربانی کرنیوالے یہی جیالے عرفِ عام میں شہید کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

صاحبانِ لغات نے لفظ "شہید" کی تین واضح تشریحیں بیان کی ہیں شاہد یعنی گواہ، وہ فرد جسکے علم سے کوئی شے مخفی نہ ہو، نیز وہ ذات جو راہ حق میں جان دے دے۔ بادی النظر میں یہ تینوں مختلف معانی کی حامل ہیں مگر حقیقت میں ہم آہنگ ہیں۔ شہید اوصاف حق کا اس حد تک شاہد ہے کہ زیرِ خنجر بھی منحرف نہیں ہوتا۔ اس کا علم مالک قضاو قدر کے ایما اور مستقبل کا ادراک اس حد تک دیتا ہے کہ وہ دوروزہ حیات کو نگاہ میں نہیں لاتا اور وقت آنے پر اسے حق پر وار دیتا ہے۔ اسے علم ہے کہ اس کا نفس، اس کی جان جو بظاہر اس کی ہے درحقیقت اس کے خالق کی امانت ہے۔ وہ انتہائی دیانت داری کے ساتھ مالک کے ایما پر واپس کر کے حقِ امانت ادا کر دیتا ہے۔ جس کے صلہ میں نہ صرف جنت الماویٰ اس کے حصہ میں آجاتی ہے بلکہ اس کی قوم بھی اس کے طفیل ارحم الراحمین کے عطیاتِ بے پایاں سے مالا مال ہو جاتی ہے اور ابتلا سے نجات پا جاتی ہے۔

روئے زمین پر آباد ہونے والی ہر قوم غیرت ملی اور حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہو کر جان دینے والوں کو ہدیۂ عقیدت پیش کرتی ہے۔ ان کی عظیم الشان یادگاریں تعمیر کر کے مستقبل کی نسلوں کے لیئے مسلسل فکر وعمل کی راہیں کھول دیتی ہے۔ ان کے زریں مسلک کو مؤثر پیرائے میں بیان کر کے نئی نسلوں کو جد وجہد پر اکساتی ہے۔ ان کے کوائف وکردار کو نظم کر کے مستقبل کے معماروں کو ممیز کرتی ہے جن کے یقیناً مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اپنی جانوں کی قربانی دینے والی یہ ذاتیں قوم کیلیئے مشعلِ راہ ثابت ہوتی ہیں، چہ جائیکہ شہداء جو راہِ حق میں قربان ہوتے ہیں۔ قربانی دونوں قبیل کی وقیع ہے مگر ایک جانب ملک وملت پر نگاہ ہے دوسری جانب ایمائے قدرت پر۔ ایک جانب مطمع نظر مادّیت ہے دوسری جانب روحانیت، ایک جانب بقائے ملی ذہن میں ہے دوسری جانب رضائے الٰہی۔ ایک جانب نفس کی ہمانہمی ہے دوسری جانب نفس کی نفی۔ غرضیکہ نتائج یکساں سہی نظریات یکسر مختلف ہیں، ظاہر ہے کہ صلہ بھی مختلف ہوگا۔ نگاہِ عدل ہر دو قبیل کے افراد کو ایک ترازو میں نہیں تولتی، میزان مختلف رکھتی ہے، درجات مختلف رکھتی ہے اور اسی اعتبار سے قیمتوں کا تعین کرتی ہے۔ مادّیت کیلیئے قربان ہونے والوں کی قوم کو مادی خوشحالی و ترقی عطا کرتی ہے اور روحانیت کیلیۓ قربان ہونیوالی قوم کو روحانی ارتقا سے ہمکنار کرتی ہے۔ مادّہ مائل بہ فنا ہے اس لیۓ مادی ارتقا بھی چند روزہ ہوگا جبکہ روحانی ارتقا دیرپا ہوگا۔ نیز یہ کہ مادہ قوم کو تعیشات بخش سکتا ہے جبکہ روحانیت جِلا بخشتی ہے، اشرفیت بخشتی ہے، مقصد حیات سے روشناس کراتی ہے خودی و خود آگہی سے نوازتی ہے اور یہی اصل حیات ہے۔

اسلامی تاریخ ایسی عظیم شخصیتوں کے کارناموں سے بھری ہوئی ہے

جنہوں نے خون کے نذرانے دے کر اپنی قوم کو تاریخ کے مختلف ادوار میں زندۂ جاوید کر دیا۔ کسی شہید کی موت کس طرح اپنی قوم کو ایک نئی زندگی عطا کر دیتی ہے اس حقیقت کو پانے کیلئے حضرت امام حسین رضؓ کی عظیم قربانی یاد کیجئے جو انہوں نے اپنی بھٹکی ہوئی قوم کی اصلاح کیلئے کربلا کے تپتے ہوئے میدان میں دی۔ انہوں نے ایسا رستہ دکھایا ہے جس پر چل کر مسلمان کھوئی ہوئی عظمت حاصل کر سکتے ہیں۔ امام حسینؓ خود تو راہ حق میں شہید ہو کر ہمیشہ کیلئے زندہ جاوید ہو گئے مگر اپنی قوم کے جوانوں کیلئے ایک مثال چھوڑ گئے۔ ان کی شہادت ہمیں ایک لازوال پیغام دیتی ہے کہ زندگی طاؤس و رباب ہی کا نام نہیں کچھ اور بھی ہے۔

تاریخ اسلام میں حضرت امام حسین رضؓ کے واقعۂ شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت حق کی راہ پہ چلنے والوں کیلئے ایک سنگِ میل ہے۔ انہوں نے بھی محض سچائی کی خاطر حجاج بن یوسف کے سفاک لشکر سے ٹکر لی۔ وہ ہنستے اور مسکراتے ہوئے حجاج کی قتل گاہ پر شہید کر دیے گئے لیکن اپنی قوم کو بتا گئے کہ ظالم کے ظلم سے دب جانا مومنوں کا شیوہ نہیں۔ راہ حق میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینا ہی مومن کی شان ہے۔ راہِ حق کا یہ شہید متواتر تین دن تک سولی پر لٹکا رہا۔ تیسرے دن اس مظلوم شہید کی والدہ کا ادھر سے گزر ہوا تو اپنے بیٹے کی لاش دیکھ کر بولیں "میرا شہسوار ابھی سواری سے نہیں اترا"۔ عظیم ہیں وہ مائیں جو اس سج دھج کے شہید پیدا کریں اور بدنصیب ہے وہ قوم جو اپنے مفاد کی قتل گاہ میں ان دیدہ وروں کے خون بہاتے۔ مؤرخ جب تک اپنے قلم کو خون میں نہ ڈبوتے خاک اور خون سے لتھڑی ہوئی ان داستانوں کو قلمبند نہیں کر سکتا جن کے طفیل ہمارا ماضی قابل فخر ہے۔ اسپین کی تاریخ پر نظر دوڑائیے۔ تاریخ کا ہر صفحہ آپ کو ان گمنام شہیدوں کے خون سے رنگین نظر آئے گا جو محض حق کی خاطر اندلس کے گلی کوچوں میں شہید کر دیے گئے۔ اندلس کی خاک میں آج بھی ان شہیدوں کے خون کی مہک لیسی ہوئی ہے جن کی عبادت کی گونج صبحوں اور شاموں میں گونجا کرتی تھی۔ وہ گمنام شہید اندلس کے گلی کوچوں کو اپنے خون سے لالہ زار کر گئے مگر تاریخ کے اوراق پر قربانی کی وہ یادگاریں چھوڑ گئے جو ہمارے لیئے روشنی کا مینار ہیں۔

کلام الٰہی شاہد ہے کہ خالقِ کون و مکاں نے خیر و شر دونوں کو خلق کیا تاکہ خلقت سے اپنی صنعتِ قدرت کی داد حاصل کر سکے صرف "خیر" کو خلق کرتا تو بنی آدم کو شرف بخشنے کا جواز ذہنِ خلقت میں پیدا ہوتا۔ شرف سے محروم خلقت کو احساس محرومی ہوتا اور شکوہ و گلہ کے ساتھ۔ اس لیئے "شر" کو خلق کر دیا کہ شرف انسانی کو نقصان پہنچائے۔ فضیلت آدم پر اثر انداز ہو کر اسے مقصدِ حیات سے بیگانہ بنا دینے کی سعی کرے۔ اس امتحان میں شر کو فعال بنانے کیلئے اسے طاقت دی، مراعات دیں، مالِ دنیا عطا کیا، ذہنِ رسا بخشا۔ الغرض ہر طرح کی قوت دی کہ اسے شکست پر عذر لنگ پیش کرنے کا موقع ہاتھ نہ آئے اور اس سے تسلیم کرا لیا جائے کہ خالق تمام رموز و اسرار سے واقف ہے، عالم الغیب ہے، حسبِ دلخواہ تخلیق پر قادر ہے، عادل ہے اور صحیح ترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

"شر" اپنی تمام تر قوتوں اور صلاحیتوں سے نوع انسانی پر حملہ آور ہوتا ہے، ظلم کی سیاہ آندھیاں خطۂ ارض پر محیط کر دیتا ہے، تباہیوں کے طوفان مسلط کر دیتا ہے۔ شعورِ انسانی پر حاوی ہو کر اپنا تابع کر لیتا ہے۔ ذہن انسانی پر متصرف ہو کر اسے آلودہ شر کر دیتا ہے۔ مالی و جسمانی خسارہ میں مبتلا کر کے انسانیت کو پابند سلاسل کر دیتا ہے، بہیمیت و بربریت کے ہولناک مظاہروں سے انسانیت کو حق سے دور کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے محرکات کچھ بھی ہوں، وجوہ و اسباب کوئی بھی ہوں، قومیں بری طرح متاثر ہو جاتی ہیں۔ انسانیت سے عاری ہو جاتی ہیں، انفرادیت سے خالی ہو جاتی ہیں۔ گویا ان کی موت واقع ہو جاتی ہے، حیات سے محروم ہو جاتی ہیں۔ اور شر اپنے کارنامہ پر نازاں اور مغرور ہوتا ہے مگر اس فخرِ بے جا کو قیام نہیں ہوتا۔

"خیر" جو اس کی زیادتیوں کو چھوٹ دے دیتا ہے۔ میدان عمل میں آتا ہے اور ایسی زبوں حال اور بے حس قوم میں سے جو شر کے زیرِ اثر ہوتی ہے چند افراد کو منتخب کر لیتا ہے۔ یہ منتخبہ افراد اس کی نگاہِ دوربیں میں محفوظ رہتے ہیں۔ وہ دیدۂ بینا سے شر

باقی ص 28 پر

# کسی مقام پر اکٹھا ہونیکی دعوت دراصل مُباہلہ سے گریز کی راہیں تلاش کرنا ہے!

مقصود الحق

۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ نے ہر اس شخص کو جو کسی بھی گروہ کی نمائندگی کرتا ہو قرآنی تعلیم کے مطابق مباہلہ کا ایک کھلا چیلنج دیا تھا۔ جس میں حق و باطل میں ایک سادہ اور آسان طریق فیصلہ کی طرف مخالفین احمدیت کو بلایا گیا۔ حق و باطل میں امتیاز کیلئے اس سے زیادہ بہتر، سیدھا سادہ اور آسان کوئی اور حل ممکن نہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ امر کہ یہ قرآنی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ فیصلہ کا طریق جس کی طرف بلایا گیا ہے "یہ ہے کہ آؤ ہم اس مذہبی قضیہ اور متنازعہ فیہ امر میں فیصلہ کی غرض سے خدا تعالیٰ کی عدالت میں اس دعا کیساتھ رجوع کرتے ہیں کہ وہ علیم و خبیر اور احکم الحاکمین خدا سچے اور جھوٹے کے درمیان اپنی قہری تجلی سے فرق کر کے دکھا دے تا دنیا جان سکے کہ حق کس کے ساتھ ہے اور باطل کا ہمنشیں کون ہے؟

ایک لمبا عرصہ گزر گیا جماعت احمدیہ اور اس کے مخالفین کے مابین دلیل اور حجت کے میدان میں بہت مباحث ہو چکے۔ بار بار جماعت احمدیہ نے اپنا موقف پیش کیا۔ اس کے باوجود جماعت احمدیہ کے مخالفین ناحق جھوٹے عقائد جماعت کی طرف منسوب کرتے رہے۔ لیکن لمبے صبر کے بعد اب وہ وقت آگیا ہے کہ مباہلہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونیوالے آسمانی فیصلہ کی روشنی میں سچ اور جھوٹ میں تفریق اور امتیاز پیدا کیا جاتے۔

لیکن بعض مذہب کا لبادہ اوڑھنے والے سچ کے ازلی دشمن وجودوں نے مکر کے وہی پرانے حربے اور چالیں اختیار کرتے ہوتے مباہلہ یعنی خدائی عدالت سے فیصلہ کے طریق سے گریز کی راہیں ڈھونڈنی شروع کر رکھی ہیں۔ اس آسان اور عام فہم طریق سے پہلو تہی اور فرار کی راہیں ڈھونڈنے کیلئے حیلوں بہانوں سے کام لے رہے ہیں اور کیوں نہ کریں کہ خدا کی عدالت سے فیصلہ کے نتیجہ میں انہیں اپنی ذلت اور موت نظر آرہی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ دیدہ دانستہ جھوٹ کی راہیں اپناتے ہوئے ہیں اور مباہلہ کے نتیجہ میں جو آسمانی فیصلہ ظاہر ہوگا اس سے ان کے جھوٹ کی قلعی کھل جانی لازم ہے۔ ان کے پیش نظر ان کے مذہبی آباء کی ایک لمبی فہرست ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے مباہلہ کے نتیجہ میں ذلت و نکبت کے داغ لیے دنیا سے رخصت ہوتے۔ یہی وہ خوف اور ڈر ہے جو انہیں دامنگیر ہے کہ خدا تعالیٰ جو سچوں کا حامی و مددگار ہوتا ہے اور جھوٹوں پر ذلت کی مار مارتا ہے عدالت میں فیصلہ کیلئے حاضری کے نتیجہ میں انہیں اپنی شکست و موت نظر آرہی ہے۔ اس لیے یہی طریقہ ہے کہ مختلف حیلوں بہانوں اور مختلف چالوں سے اس طریق فیصلہ میں اشتباہ پیدا کیا جاتے۔ چنانچہ اس ضمن میں مباہلہ کے آسان طریق فیصلہ کو اپنانے کی بجاتے (جس کے لیے نہ کسی مقام پر اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے نہ مناظرے اور مباحثے کی بلکہ صرف دعا ابتہال اور تضرع کے ذریعہ خدائی عدالت سے فیصلہ کی استدعا کرنا ہے) اپنے مسلک ؏

"دینِ ملاں فی سبیل اللہ فساد"

کی غرض سے مناظرے کیلئے کسی مقام پر اکٹھا ہونیکے لئے کہا جا رہا ہے۔

مذہبی لبادے اوڑھے ہوتے انصاف کا خون کرنے والے ان نام نہاد علماء کی یہ حیلہ بازیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ اور اس کے مخالفین کے چوٹی کے چنیدہ مذہبی لیڈروں کے درمیان کم و بیش ہفتہ بھر جاری رہنے والا مباحثہ و مناظرہ ہو چکا ہے۔ اور اس میں ان نام نہاد علماء کے ٹولہ کو جس ذلت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا وہ اس بات سے عیاں ہے کہ آج چودہ برس گزر گئے لیکن وہاں ہونیوالی اس مذہبی دلائل کی معرکہ آرائی کی کارروائی کی اشاعت پر آج تک پردہ ڈال رکھا ہے اور باوجود بار بار توجہ دلانے کے اس مناظرانہ

کاروائی کو پوشیدہ رکھا ہوا ہے ۔ صرف اور صرف اس وجہ سے کہ اس کاروائی کی اشاعت سے ان نام نہاد علماء کے جھوٹ کا پردہ چاک ہوتا ہے ۔ آج کس منہ سے کسی مقام پر اکٹھا ہونے کیلئے جماعت احمدیہ کو دعوت دی جا رہی ہے ۔ اگر کچھ انصاف کا پاس ہے اگر ذرہ بھر شرم وحیا پائی جاتی ہے تو پہلے ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں ہونیوالی کاروائی کو تو ظاہر کرو ، اور عامۃ الناس کو فیصلہ کرنے دو کہ کون حق پر ہے لیکن تم یہ کبھی نہیں کرو گے کیونکہ اس کے نتیجہ میں تمہیں وہی خوف کھاتے جا رہا ہے جسکا اظہار قومی اسمبلی کے اس وقت کے سپیکر نے اپنی ایک نجی محفل میں کیا تھا کہ اگر جماعت احمدیہ اور علماء پاکستان کے درمیان ہونیوالے مناظرہ پر مشتمل کاروائی کو شائع کر دیا گیا تو ملک کے کثیر حصہ کا فوراً احمدیت کی صداقت کو قبول کرنیکا خطرہ ہے ۔

اے حق کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے والو ! کچھ تو خوفِ خدا سے کام لو ۔ کب تک ناحق انصاف کا خون کرتے رہو گے ۔ اگر واقعتاً خود کو سچا سمجھتے ہو تو ان سارے حیلوں بہانوں کو چھوڑتے ہوئے امام جماعت احمدیہ کے بتائے ہوئے آسان طریق فیصلہ یعنی تحریری مباہلہ کو قبول کرنیکا اعلان کر دو ۔ اور اس پر دستخط کر دو جس پر امام جماعت احمدیہ پہلے ہی دستخط کر چکے ہیں ۔ اگر جرأت ہے تو ان بزدلانہ چالوں اور مکروں کو چھوڑ کر اس دعا میں شامل ہو جاؤ جو مباہلہ کے چیلنج میں درج ذیل الفاظ میں لکھی گئی ہے ۔

ہر وہ شخص جو کسی گروہ کی نمائندگی کرتا ہو میرے مباہلہ کے **چیلنج کو قبول** کرے اور حسبِ ذیل دعا میں میرے ساتھ شریک ہو اور اپنے اہل وعیال ، اپنے مردوں اور عورتوں اور ان تمام متبعین کو بھی اپنے ساتھ شریک کرے جو اس کی ہمنوائی کا دم بھرتے ہیں اور فریقِ ثانی بن کر مباہلہ کے اس چیلنج پر دستخط کرے اور اس کا اعلانِ عام کرے اور پھر ہر ممکنہ ذریعہ سے اسکی تشہیر کرے ۔

اے قادر و توانا ، عالم الغیب والشہادۃ خدا!

ہم تیری جبروت اور تیری عظمت اور تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے تجھ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاوی میں سچا ہے جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے اس پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما ، اسکی ساری مصیبتیں دور کر ۔ اس کی سچائی کو ساری دنیا پر روشن کر دے ، اس کو برکت پر برکت دے اور اس کے معاشرہ سے ہر فساد اور ہر شر کو دور کر دے اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ہر بڑے اور چھوٹے ، مرد و عورت کو نیک چلنی اور پاکبازی عطا کر اور سچا تقویٰ نصیب فرما اور دن بدن اس سے اپنی قربت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرما تاکہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی میں کھڑا ہے اور ان کے اعمال ، ان کی خصلتوں اور اٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوب زندگی سے خوب اچھی طرح جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے ۔

اور اے خدا ! تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر ایک سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور اسے ذلت اور نکبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائب کام دکھلا رہا ہے ۔ اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو ۔ اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہو تاکہ سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جدا جدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینہ میں رکھتا ہے اور ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے ، اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے ۔ ( آمین یا رب العالمین )

## ہم ہیں

| فریقِ اول | فریقِ ثانی |
| --- | --- |
| (امام جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا بھر کے احمدی مرد و زن چھوٹے بڑے کی نمائندگی میں)<br>مرزا طاہر احمد<br>ولد مرزا بشیر الدین محمود احمد<br>امام جماعت احمدیہ عالمگیر<br>جمعۃ المبارک ۱۰ جون ۱۹۸۸ء | بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وہ تمام مکفرین و مکذبین جو پوری شرحِ صدر اور ذمہ داری کے ساتھ عواقب سے باخبر ہو کر اس مباہلہ کا فریقِ ثانی بننا منظور کرتے ہیں ۔ |

# ایک قابلِ تقلید داعی الی اللہ

ہمارے ایک فعال داعی الی اللہ مکرم سفیر الدین صاحب جو تقریباً ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ سے مغربی جرمنی میں مقیم ہیں۔ آپ تبلیغِ احمدیت میں سرگرمِ عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو بے پناہ جذبۂ تبلیغ دیا ہے۔ چنانچہ آپ کے ذریعہ دو عرب دوستوں کو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے دوست آپ کے زیرِ تبلیغ ہیں۔ مکرم سفیر الدین صاحب Regensburg سے محترم امیر صاحب کے نام اپنے ایک مکتوب میں اپنی تبلیغی کاوشوں کا ذکر یوں تحریر کرتے ہیں۔

"چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغ ہر احمدی کا فرض ہے، پاکستان کے موجودہ حالات میں وہاں تبلیغ کرنا بہت مشکل ہے اسلئے ہمیں یہاں تبلیغ کرنی چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے دل میں جذبہ ڈال دیا کہ تبلیغ کروں۔" پھر آپ نو احمدی عرب دوستوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ "میرے عربی دوست مکرم حامد خضر صاحب نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک امیر خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور اُن کے والد صاحب ایک بہت بڑے عالم ہیں اسی طرح مکرم ابوطالب صاحب نے بھی بتایا کہ وہ امیر اور تعلیم یافتہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور خود بھی کافی تعلیم یافتہ ہیں لاگر میں اکثر عیسائیوں سے بحث مباحثہ کرتے رہتے تھے۔ عیسائیوں کی بحث کے دوران عیسائی دیگر مسلمان فرقوں کے بارے میں پوچھتے تو ہم انہیں بتاتے کہ ہم میں تھوڑا فرق ضرور ہے لیکن ہم سب مسلمان ہیں۔ میں نے اپنے عربی دوستوں کو فرینکفرٹ مشن سے عربی زبان میں آڈیو، ویڈیو کیسٹس خرید کر دیں۔ گفتگو کے دوران بعض دفعہ زیرِ تبلیغ دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کا اظہار بھی کیا لیکن خاکسار نے دوستی قائم رکھی اور اُنہیں کہا کہ اگر میں غلط ہوں تو آپ مجھے سمجھائیں اور اگر آپ غلط ہیں تو میں آپکو سمجھاؤں اور ایک دوسرے کیلئے دردِ دل سے دعا کرتے ہیں۔ اسی دوران خاکسار نے فرینکفرٹ میں مکرم امام صاحب سے رابطہ کیا اور صورتِ حال سے آگاہ کرنے کے بعد انہیں تبلیغی میٹنگ کیلئے اپنے ہاں مدعو کیا۔ مکرم امام صاحب کی آمد پر ان دوستوں کے ساتھ عربی اور انگریزی زبان میں تقریباً چھ گھنٹے تک مجلس سوال و جواب جاری رہی جس کا خدا کے فضل سے غیر معمولی اثر ہوا۔" ان کے عرب دوستوں نے مکرم امام عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار اسطرح کیا۔ "ابھی تک ہم نے ایسا عالم نہیں دیکھا جسے اتنی عربی۔ انگلش اور آیاتِ قرآنی حفظ ہونے کے علاوہ بائبل کے حصے بھی زبانی یاد ہوں۔ اتنا علم ہم نے عرب ممالک میں کسی عالم کے پاس بھی نہیں دیکھا۔"

ہمارے یہ داعی الی اللہ اپنے زیرِ تبلیغ دوستوں کو مغربی جرمنی کے جلسہ سالانہ پر بھی اپنے ساتھ لائے تھے اور حضور اقدس سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا۔ آپ لکھتے ہیں۔ "جلسہ سالانہ سے واپس آکر ایک زیرِ تبلیغ دوست نے جو بہت مخالف تھے بتایا کہ میں نے ستر 70 فی صد احمدیت قبول کر لی ہے اور کہا کہ آپ کے خلیفہ صاحب اتنے بارُعب، شفیق اور پُر نور ہیں کہ وہ واقعی اس قابل ہیں کہ اُن کو مان لیا جائے گا۔" اپنے مکتوب کے آخر میں لکھتے ہیں۔ "خاکسار ان عرب دوستوں سے تبلیغی گفتگو کے دوران حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بار بار دعا کیلئے خط لکھتا رہا اور ہر نماز میں خود بھی دردِ دل کے ساتھ دعا کیا کرتا تھا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دونوں دوست بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں

# صد سالہ جشنِ تشکّر اور ہماری ذمہ داریاں

"صد سالہ جوبلی کی تیاری آئندہ صدی میں غلبۂ اسلام کی نئی مہم جاری کرنے کی تیاری ہے اس لئے کمرِ ہمت باندھیں اور جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی کیلئے ساری دنیا میں عظیم الشان تحریک چلائیں سب احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جلد از جلد اپنے وعدوں کو اس طرح پورا کریں کہ خدا کی نصرت کا ہاتھ اُن کو دکھائی دے۔"

(اقتباس از خطبہ جمعہ 23.1.87)

"اول بات اُس وعدے کی یاد دہانی ہے جو آپ نے سو سالہ جلسہ سالانہ یا سو سالہ جشن (صد سالہ جشنِ تشکر) منانے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی وساطت سے اپنے مولا کو پیش کیا تھا۔ بظاہر تو آپ خلفاء کے سامنے وعدے پیش کرتے ہیں مگر حقیقت میں تو اللہ سے وعدہ ہے۔۔۔۔

اس لئے ضروری ہے کہ آپ کو اب صد سالہ جوبلی کی طرف خصوصی توجہ دینے کی طرف یاد دہانی کرائی جائے۔" (اقتباس از خطبہ جمعہ 23.1.87)

"جوبلی کا سال جو اظہارِ تشکر کا سال ہے بہت قریب آ رہا ہے اور اس کے لئے ہمیں ہر رنگ میں تیاری کرنی چاہیے۔ سب سے دیرپا احسان جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر فرماتا ہے وہ قربانی کی توفیق ہے کیونکہ قربانی کی توفیق انسان کی روح کو جو دائمی عظمت عطا کرتی ہے اس سے بڑا اجر اور کوئی نہیں ہے۔ ہر اجر کے حصول کا ذریعہ قربانی بن جاتی ہے۔ احمدیت کے آغاز سے لے کر اب تک مذہب کا آسمان قربانیوں کے ذریعہ نئے رنگ میں سنوارا اور سجایا جا رہا ہے، احمدیت کے قربانیوں کے چاند ستارے ایک نئے آسمان کو جنم دے رہے ہیں۔"

یہ عاجز صد سالہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کنندگان میں سے ایسے احباب کو مبارکباد پیش کرتا ہے جنہوں نے پیارے آقا ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صد فی صد یا اس سے زائد ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین۔

کچھ احباب ایسے بھی ہیں جنہوں نے وعدہ جات تو پیش کر دیئے ہیں مگر ابھی تک اُن کے ذمہ وعدہ جات کی ادائیگی باقی ہے۔ آپ کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش ہے کہ نومبر 1988 کے آخر تک اپنے وعدہ جات صد فی صد ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ بہت سے احباب و خواتین ایسے ہیں جنہوں نے اس مبارک تحریک میں بالکل حصہ نہیں لیا خصوصاً خواتین کی تعداد بہت کم ہے۔ ایسے احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ حسبِ توفیق رقوم اس فنڈ میں ادا کر دیں تو اُن کا نام بھی لسٹ میں شامل کر لیا جائے گا۔ صدر صاحبہ لجنہ اور جملہ عہدیداران لجنات سے درخواست ہے کہ وہ تمام خواتین کو تحریک فرمائیں کہ وہ بھی اس تحریک میں حصہ لیں اور بچوں کو بھی شامل کریں۔

جو احباب پاکستان سے تشریف لا رہے ہیں اُن کا پاکستان میں کیا گیا وعدہ واجب الادا بنتا ہو تو وہ برائے مہربانی اپنے وعدوں کے بارے میں شعبہ مالی تحریکات کو مطلع فرمائیں اور بقیہ ادائیگی جرمن مارک میں کریں (ایک مارک دس 10 روپے کے برابر ہے)۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے وعدہ کی صد فی صد ادائیگی نومبر 88ء تک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ:- تمام احباب کا جوبلی فنڈ کا حساب صدر صاحبان کی معرفت بھجوا دیا گیا ہے

(عبدالرشید بھٹی سیکرٹری تحریک جدید و مالی تحریکات)

# دین کی راہ میں زیورات پیش کرنے والی خواتین

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ محترمہ بشریٰ نصیر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب آف گروس گیراؤ | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۲۔ محترمہ تاج بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم الیاس امینی صاحب کاسل | | ایک جوڑی ٹاپس |
| ۳۔ محترمہ مریم منور بنگوی آف آفن باخ | ایک عدد ہار، ایک جوڑی کانٹے، | ایک عدد انگوٹھی |
| ۴۔ مکرمہ زاہدہ یونس صاحبہ اہلیہ محمد یونس صاحب آف DIETZENBACH | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۵۔ مکرمہ بشریٰ یاسمین صاحبہ از طرف والدہ صاحبہ | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۶۔ مکرمہ آمنہ سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسمیع صاحب آف LAHN STIEN | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۷۔ مکرمہ ساجدہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب آف S.FURT | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۸۔ مکرمہ اہلیہ رفیق احمد صاحب آف LÜBECK | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۹۔ اہلیہ خالد نواز صاحب آف FFM BONNAMES | | پانچ عدد چوڑیاں |
| ۱۰۔ شاہین رفیع صاحبہ اہلیہ مکرم یحییٰ رفیع الدین صاحب آف STUTTGART | ایک ہار، ایک جوڑی کانٹے، | ۲ چوڑیاں، ایک انگوٹھی |
| ۱۱۔ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر منظور احمد صاحب MENDEN LUDENSCHEID | | ۲ عدد چوڑیاں |
| ۱۲۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب آف KOBLENZ | ایک عدد انگوٹھی، | ۲ عدد بالیاں |
| ۱۳۔ مکرمہ اہلیہ مکرم ظفر منصور صاحب RADEVORMWALD | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۱۴۔ مکرمہ رخسانہ اصغر صاحبہ اہلیہ محمد اصغر صاحب LÜDWEILER | | ایک عدد گافی ہار |
| ۱۵۔ مکرمہ شمیم مستقیم صاحبہ اہلیہ محمد مستقیم صاحب WALDORF | | دو عدد بالیاں |
| ۱۶۔ مکرمہ عائشہ اسماعیل صاحبہ اہلیہ محمد اسماعیل صاحب WALDORF | | دو عدد بالیاں |
| ۱۷۔ مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ اہلیہ فداء الدین صاحب آف MEUDT | | دو عدد بالیاں |
| ۱۸۔ مکرمہ دردانہ شیریں صاحبہ آف DEGGENDORF | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۱۹۔ مکرمہ محمودہ منور صاحب BADSULZFALLEN | ایک جوڑی کانٹے، | ایک عدد انگوٹھی |
| ۲۰۔ مکرمہ عطیہ مبارک صاحبہ ADELSDORF | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۲۱۔ مکرمہ نصیرہ لبنیٰ صاحبہ نذیر MANNHEIM | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۲۲۔ مکرمہ عفیفہ محمود صاحبہ اہلیہ محمود اختر صاحب FRANKFURT | | ایک جوڑی کانٹے |
| ۲۳۔ مکرمہ اہلیہ نصیر احمد صاحب باجوہ LEOPOLDSHAFEN | | ایک عدد چوڑی |
| ۲۴۔ مکرمہ جمیلہ مختار صاحبہ FFM | | ایک عدد انگوٹھی |
| **حضرات:** ۱۔ مکرم شفیق احمد بسرا صاحب FRANKFURT | | ایک عدد انگوٹھی |
| ۲۔ مکرم ظفر افضال احمد صاحب SCHULZBACH NORD | | ایک عدد انگوٹھی |

(محمد مستقیم)

# لائحہ عمل شعبہ تعلیم و تربیت برائے لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی 1988 - 1989 نومبر تا جنوری

ا قرآن کریم با ترجمہ

پہلا پارہ، تیسرا ربع ثلث تک لفظی ترجمہ بمعہ صحیح تلفظ۔

نوٹ:- جلد ہی تیسرے ربع کا لفظی ترجمہ نیز مرکز سے تیار شدہ اسکی کیسٹ لجنات کی خدمت میں بھجوا دی جائے گی نیز ماہانہ اجلاس میں تلاوت قرآن کریم کیلئے باری مقرر کی جائے تاکہ سب کو مشق کا موقعہ ملے اور جھجک دور ہو۔ قاریہ خاتون کا پہلے سے تیاری کرکے آنا ضروری ہے۔

(ب) (i) نماز با ترجمہ

(ii) عیدین کی نماز پڑھنے کا طریق (iii) نماز قصر کے احکامات اور (iv) دعائے جنازہ با ترجمہ زبانی یاد کرنا۔

(ج) حدیث با ترجمہ حفظ کرنا

سِتَّةُ اَشْيَاءَ تُحْبِطُ الْاَعْمَالَ اَلْاِشْتِغَالُ بِعُيُوْبِ الْخَلْقِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَقِلَّةُ الْحَيَاءِ وَطُوْلُ الْاَمَلِ وَظَالِمٌ لَا يَنْتَهِيْ۔ ترجمہ:- چھ باتیں اعمال کو ضائع کر دیتی ہیں 1 لوگوں کے عیوب کی ٹوہ میں رہنا۔ 2 دلوں کی سختی۔ 3 دنیا کی محبت۔ 4 شرم کی کمی۔ 5 بڑی بڑی فضول اُمیدیں اور خواہشات۔ 6 اور ظلم سے باز نہ آنا

نوٹ:- مندرجہ بالا حدیث کو عنوان بنا کر اجلاسات میں مضامین وغیرہ پڑھے جائیں، نیز اس کاروائی کو رپورٹ میں درج کریں۔

## دعائیں

1 اخلاق سیئہ سے بچنے کی دعا:- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ۔

ترجمہ:- اے اللہ میں تیری پناہ چاہتی ہوں بُرے اخلاق سے، بُرے اعمال سے اور بُری خواہشات سے۔

2 سواری کی دعا:- بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ۔ ترجمہ ــ اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے ہی اس کا چلنا اور ٹھہرایا جانا ہوگا۔ یقیناً میرا رب بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(با ترجمہ حفظ کرنا)

## کلام

گذشتہ سال کی منتخب شدہ زیرِ مطالعہ کتاب کا امتحان لیا جائے گا۔ نیز اسکی رپورٹ بھجوائی جائے۔

## دُرِّ ثمین

"قرآن کریم قصوں سے پاک ہے" نظم کے پہلے 12 شعر مختصر تشریح کے ساتھ زبانی یاد کروائے جائیں۔

صدرات صد سالہ دعائیہ پروگرام پر عمل کے لئے ممبرات کو ہر اجلاس میں یاد دہانی کرواتی رہیں۔

نوٹ:- شعبہ تربیت کا پروگرام بھی جلد ہی آپ کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے گا۔ ماہ جنوری میں تمام لجنات اپنی اپنی جگہ پر مندرجہ بالا پروگرام کا امتحان لیں گے۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ)

## اعلانات

1 تمام صدرات لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی سے درخواست ہے کہ تحریک جدید کا سال 31 اکتوبر 1988 کو ختم ہو رہا ہے براہ کرم جائزہ لیں کہ لجنات کے وعدہ جات کی مکمل ادائیگی ہو چکی ہے۔ بقایا داران مستورات اپنی ادائیگی کرکے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنیں۔ (سیکرٹری تحریک جدید لجنہ)

2 جیسا کہ تمام لجنات کو علم ہے کہ تاریخ لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی کے شائع ہونے میں چند ماہ باقی ہیں۔ لہذا جن لجنات نے ابھی تک لجنہ ہال کے وعدہ جات کی ادائیگی نہیں کی براہ کرم دسمبر 1988 تک سَو 100 فی صد ادائیگی کرکے اطلاع دیں تاکہ انکے نام "تاریخ" میں شامل کیے جا سکیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی)

## ناصر باغ میں ناصرات کے تربیتی کیمپ کا انعقاد

اگست ۱۹۸۸ء میں ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا تربیتی کیمپ ناصر باغ میں منعقد ہوا۔ اس کیمپ میں ۶۷ بچیاں شریک ہوئیں۔ ۱۹۸۷ء میں پہلے کیمپ میں صرف ۲۵ بچیاں شریک ہوئی تھیں۔ الحمدللہ کیمپ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج مغربی جرمنی اپنے قیمتی وقت میں سے روزانہ ایک گھنٹہ دے کر بچیوں کو قرآن مجید کی صحیح تلاوت اور قرأت سکھاتے رہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

علاوہ ازیں بچیوں کو سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نیز احادیث نبویہ کے ذریعہ نماز کی اہمیت اور دیگر مسائل سمجھائے گئے۔ دعوتِ مباہلہ اور جماعت کی سچائی کے حق میں ظاہر ہونے والے حالیہ خدائی نشانات سے ان کو آگاہ کیا گیا۔ پنجگانہ نماز باجماعت اور صد سالہ جوبلی کا دعائیہ پروگرام جاری رہا۔

ناصرات کو SAALBURG قلعہ کی سیر کرائی گئی اور اس کے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ قریبی جنگل میں چند کلومیٹر پیدل سیر کروائی گئی۔ روزانہ گروپ لیڈرز (گزشتہ سالوں کی وہ ناصرات جو اب لجنہ میں ہیں) کی نگرانی میں کھیلوں کیلئے وقت دیا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں مشغلہ کے طور پر ناصرات نے سلائی بنائی اور خوبصورت مساجد کی تصویریں بنائیں اور خطاطی (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) خوبصورت طرز پر تحریر کی گئی۔ فارغ اوقات میں ناصرات اپنے طور پر تلاوت، نظم اور تقریری مقابلہ جات منعقد کرتی رہیں۔ ناصرات کو نماز باجماعت، آداب مجلس اور اسلامی پردہ سے متعلق تربیت دی جاتی رہی۔ ۴ جرمن بچیاں کلاس میں شریک ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ کلاس میں شامل ہونے والی بچیوں کے علم میں اضافہ فرمائے۔ اور آئندہ بھی ذوق و شوق سے ان کو کلاس میں شرکت کی توفیق دے۔ آمین۔

(رپورٹ مرسلہ: منورہ واگس ہاؤزر سکرٹری تعلیم و تربیت مغربی جرمنی)

## میونخ مشن میں اطفال کے تربیتی کیمپ کا انعقاد

میونخ مشن میں اطفال کی تربیتی کلاس ۲۰ اگست تا ۲۶ اگست ۱۹۸۸ء منعقد ہوئی۔ تربیتی کلاس خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔

مکرم بشارت احمد محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے افتتاح فرمایا اور اطفال کو ہدایات سے نوازا۔ انہوں نے مباہلہ کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے دو نشانات اسلم قریشی کی برآمدگی اور ضیاء الحق کی موت کا ذکر کیا اور بچوں کو ان خدائی نشانات پر شکر ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

کلاس میں قرآن کریم، احادیث نبویہ، نماز سادہ و باترجمہ، سیرۃ النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم دی گئی اور بچوں کے ذہنوں میں اٹھنے والے دیگر سوالوں کے جوابات دیے گئے۔ اس کے علاوہ احمدیت کے متعلق مختلف مسائل بتائے گئے۔ خلفاء احمدیت کی سیرت پر روشنی ڈالی گئی۔ بچوں کیلئے سیر، ورزش اور کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔ بچوں کو اولمپک اسٹیڈیم اور ٹاور کی سیر کروائی گئی۔ بچوں کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس میں تھا۔ کلاس کی خاص بات یہ ہے کہ ایک جرمن بچے نے پورے ذوق و شوق سے کلاس میں حصہ لیا۔ اسکے لئے جرمن ترجمہ کا انتظام تھا اور بعض اوقات پڑھایا بھی جرمن زبان میں جاتا تھا۔ اپنی اختتامی تقریر میں مکرم بشارت محمود صاحب نے دعا کی کہ یہ کلاس بچوں کیلئے ہر لحاظ سے کامیاب اور مبارک ثابت ہو۔ انہوں نے منتظمین کا شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے کلاس کامیاب ہوئی۔

(رپورٹ مرسلہ منتظم تربیتی کلاس)

بقیہ: اسلامی عبادت ص 24 سے آگے۔

**ارکان اسلام:** جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ ارکان اسلام پانچ ہیں۔ تمام اسلامی احکام کی بنیاد یہی پانچ ارکان ہیں۔ یہ وہ بنیاد ہے جس پر اسلام کی خوبصورت عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ ارکان اسلام مندرجہ ذیل ہیں۔ ۱۔ کلمہ شہادت ۲۔ نماز ۳۔ روزہ ۴۔ زکواۃ ۵۔ حج۔

(باقی آئندہ)

(بقیہ صفحہ 15 سے آگے)

طوفانی بھی وہاں پہنچ گیا اور لوگوں کو بھڑکایا جس پر ۹ احمدی احباب کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ان کے نام یہ ہیں مکرم شیخ گلزار احمد صاحب ملک حمید اللہ صاحب، مکرم عبد الستار صاحب، شیخ محمد شریف صاحب، مکرم شیخ افتخار احمد صاحب، مکرم منور احمد صاحب اس کے علاوہ تین احباب کے نام ابھی موصول نہیں ہوئے۔

**ربوہ** میں مکرم مولا بخش صاحب نے مولوی اسلم قریشی کے بارہ میں ایک نظم لکھی تھی جس پر ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے یاد رہے کہ مکرم مولا بخش صاحب کی عمر ۸۰ برس ہے اور وہ نحیف بزرگ ہیں۔

**ٹوبہ ٹیک سنگھ** میں مباہلہ پمفلٹ کی تقسیم کے جرم میں مکرم چوہدری عبد القادر صاحب امیر ضلع اور مکرم فضل احمد صاحب، مکرم برکات احمد صاحب، محمود شاہد صاحب اور مکرم عبد الباسط صاحب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ رسٹی مجسٹریٹ نے ان احباب کی ضمانت مسترد کر دی ہے۔

**اٹک** میں دو احمدی احباب مکرم بشارت احمد صاحب اور مکرم محمد مقبول صاحب کو جماعت کیخلاف ایک اشتہار پر سیاہی پھیرنے کے بے بنیاد جرم میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

**ساہیوال** میں مکرم اکرم صاحب صدر جماعت چک ۱۳۷/۹-ل اور دیگر ۴ احمدی احباب مکرم عبد الرزاق صاحب مکرم تنویر احمد صاحب، مکرم جمیل احمد صاحب اور مکرم خلیل احمد صاحب کو زیر دفعہ ۲۹۵-اے مباہلہ کے پمفلٹ کی تقسیم کے جرم میں گرفتار کر لیا ہے۔

---

# ضروری اعلان

درج ذیل بھائیوں/بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار سے فوری رابطہ کریں مرکز سے آمدہ ضروری خطوط ان تک پہنچانا مقصود ہیں۔

۱. مکرمہ سیدہ یاسمین صاحبہ راولپنڈی
۲. مکرم منور احمد صاحب کھوکھر محمد آباد اسٹیٹ
۳. مکرم شیخ خورشید احمد صاحب فیصل آباد
۴. SABEEH SHAH کینیا (مشرقی افریقہ)
۵. مکرم چوہدری ضیاء الدین صاحب فیصل آباد
۶. مکرم خالد محمود صاحب ولد محمد شفیق صاحب مغلپورہ لاہور
۷. مکرم جلیل احمد صاحب ولد صوبیدار محمد طفیل صاحب مغلپورہ لاہور
۸. مکرم چوہدری محمد ظہیر صاحب مغلپورہ لاہور
۹. مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب
۱۰. مکرمہ امۃ السبوح صاحبہ بنت میجر عبد الرحمٰن صاحب مغل راولپنڈی
۱۱. مکرم احسان اللہ صاحب باجوہ بدین
۱۲. مکرم محمد انیس صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
۱۳. مکرم خلیل احمد صاحب بدین
۱۴. مکرم نعیم احمد صاحب ابن عبد القیوم صاحب نیلا گنبد لاہور
۱۵. مکرم فلاح الدین صاحب واہ کینٹ
۱۶. مکرم مبشر احمد صاحب طاہر قصور
۱۷. مکرم چوہدری منور احمد صاحب باجوہ سانگلہ ہل
۱۸. مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب بدین
۱۹. مکرم سید خالد احمد صاحب حافظ آباد
۲۰. مکرم صلاح الدین صاحب ایوبی دار البرکات ربوہ
۲۱. مکرم چوہدری منصور احمد صاحب لاہور
۲۲. مکرم نعیم احمد صاحب ابن چوہدری صلاح الدین صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور
۲۳. مکرم عبد الرؤف خان صاحب
۲۴. مکرم سعید احمد صاحب لون گوجرانوالہ
۲۵. مکرم زبیر احمد دار الصدر شمالی ربوہ

ص

ص

۲۶. مکرم نثار احمد صاحب فیصل آباد
۲۷. مکرم نثار احمد صاحب ملتان
۲۸. مکرم جلیل احمد صاحب
۲۹. مکرم نصیر احمد ورک اسلام آباد
۳۰. مکرم مرزا محسن بیگ صاحب
۳۱. مکرم شیخ مبارک احمد صاحب گوالمنڈی راولپنڈی

نیشنل سیکرٹری مالی تحریکات
مسجد نور فرانکفرٹ

# خُدام الاحمدیہ کا صفحہ

۱۔ تمام قائدین مجالس کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ خدام الاحمدیہ کا نیا سال نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس لیئے نئی تجنید اور بجٹ تیار کر کے جلد از جلد نیشنل قیادت کو ارسال کر دیں۔ کوئی خادم ایسا نہ رہے جس کو تجنید اور بجٹ میں شامل نہ کیا گیا ہو۔

۲۔ **صدران متوجہ ہوں**

صدران جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر ان کی جماعت میں قائد مجلس کی مدت کو دو سال ختم ہو گئے ہیں تو وہاں براہ کرم نیا انتخاب کروا کر نیشنل قیادت کو ارسال کریں۔

۳۔ **ایوان خدمت اور اشاعت ترجمۂ قرآن**

جن خدام نے ابھی تک ایوان خدمت (قادیان) کی تحریک میں حصہ نہیں لیا اسی طرح خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تحریک اشاعت ترجمۂ قرآن میں ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اسمیں حصہ لیں اور اپنے وعدہ جات اور وصولی کے بارہ میں قائد مجلس کو نام لکھوائیں۔ یہ مرکزی تحریکات ہیں اسمیں حصہ لینا ہر خادم کیلئے لازمی ہے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

۴۔ اطفال کا چندہ مجلس بھی اتنا ضروری ہے جتنا خدام الاحمدیہ کا۔ یہ مرکزی چندہ ہے اس لئے ہر طفل کیلئے لازمی ہے کہ وہ ۵۰ فینی ماہانہ چندہ ادا کریں۔

۵۔ **مجالس کی دوڑ**

**مقامی اجتماعات خدام الاحمدیہ**

**فرانکفرٹ**: فرانکفرٹ کا مقامی اجتماع مؤرخہ ۱۴۔ اگست کو ناصر باغ میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم مشنری انچارج صاحب نے کی۔ تلاوت عہد و نظم کے بعد نیشنل قائد صاحب نے خدام کو اجتماع کی اہمیت سے آگاہ کیا اور وقت پر شروع ہونے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مکرم مشنری انچارج صاحب نے بھی خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ورزشی مقابلہ جات و علمی مقابلہ بھی منعقد ہوئے۔ قائد مجلس نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم مرزا عبد الحق صاحب نے کی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے خدام کو اپنا مقام پہچاننے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے علاوہ انہوں نے پاکستان کے حالات پر مختصر روشنی ڈالی آخر میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والے خدام میں مہمان خصوصی مکرم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر صوبہ پنجاب (پاکستان) نے انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے بعد اجتماع اختتام کو پہنچا۔

**ھمبرگ** مجلس خدام الاحمدیہ ہمبرگ نے اپنا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۷، اگست کو منعقد کیا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ نے کی۔ اپنے افتتاحی خطاب میں خدام کو اجتماع کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔ اور نظم و ضبط برقرار رکھنے پر زور دیا۔ اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اختتامی اجلاس مکرم نیشنل قائد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اپنی تقریر میں انہوں نے خدام کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ امام وقت آج عبادت کے متعلق خاص ارشاد فرما رہے ہیں۔ ہر خادم خدا تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بن جائے۔ اسی طرح انہوں نے خدام کو تبلیغ اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ نیشنل قائد صاحب نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے خدام میں انعامات تقسیم کیئے۔ دعا کے بعد اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

**کولون** مجلس خدام الاحمدیہ کولون کا پہلا مقامی اجتماع مورخہ ۲۵ ستمبر کو کولون مشن میں منعقد ہوا۔ مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ نے افتتاحی اجلاس سے خطاب کیا اور خدام کو اجتماع کے متعلق ہدایات سے نوازا۔ ۲۵ خدام ۱۵ اطفال اور ۳ انصار نے اجتماع میں شرکت کی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اختتامی اجلاس میں قائد مغربی جرمنی نے خدام سے خطاب کیا۔ صدر اختتامی اجلاس عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ نے بھی خدام کو نصائح فرمائیں۔ دعا سے قبل قائد مجلس مسعود احمد صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

# جماعت احمدیہ اس وقت اپنی زندگی کے ایک بہت ہی اہم دور سے گزر رہی ہے

## مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کے سالانہ اجتماع ۸۸ء پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم محمود احمد صاحب کا پیغام

پیارے خدام بھائیو! ............ السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کرکے دلی مسرت ہوتی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی اپنا آٹھواں سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع میں بہت ہی برکت ڈالے اور اس کو ہر پہلو سے کامیاب بنائے آمین۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اپنے خدام کو یہ بات یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اس وقت اپنی زندگی کے ایک بہت ہی اہم دور سے گزر رہی ہے۔ ہم اپنی زندگی کی پہلی اور دوسری صدی کے سنگم پر کھڑے ہیں۔ ہم غلبۂ اسلام کی تیاری کی صدی سے گزر کر غلبۂ اسلام کی صدی میں داخل ہونیوالے ہیں مگر یاد رکھیں کہ غلبۂ اسلام کا احمدی تصور محض احمدیوں کی تعداد بڑھانا نہیں بلکہ اللہ سے تعلق رکھنے والے اور حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خدام اور عاشق پیدا کرنا ہے۔ یہی ہماری ساری سرگرمیوں کا خلاصہ ہے اور اسی کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں اس نصب العین کے حصول کیلئے اپنی رفتار تیز کر دیں۔ عبادت کو قائم کریں۔ دعوت الی اللہ کیلئے مستعد ہوں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں اعلیٰ نمونے دکھائیں۔ اور اسی زادِ راہ کے ساتھ سر اٹھا کر مگر عجز اور وقار کے ساتھ اگلی صدی میں داخل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل سے سچا احمدی خادم بننے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام خاکسار
محمود احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

---

اسلام آباد (برطانیہ) میں

## پانچواں یورپین اجتماع خدام الاحمدیہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوگیا

پانچواں یورپین اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوا۔ جرمنی سے ۷۲ خدام اور انصار اللہ کے ایک ممبر نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جرمنی کے خدام نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ تلقین عمل پروگرام میں جرمنی کے نیشنل قائد فلاح الدین خان صاحب نے تقریر کی۔ جرمنی کے خدام کو حضور اقدس کیساتھ علیحدہ ملاقات بھی نصیب ہوئی۔ حضور اقدس مجالس عرفان میں رونق افروز ہوتے رہے۔ اجتماع کی اختتامی تقریب سے حضور انور نے خطاب فرمایا۔ حضور نے اپنے خدام کو عبادت کی طرف توجہ دلائی اور نماز کو قائم کرنیکی نصیحت فرمائی۔ ایک وقت کا کھانا حضور نے اپنے خدام کیساتھ تناول فرمایا۔ اجتماع میں ناروے، اسپین، فرانس اور ہالینڈ سے خدام شریک ہوئے

بقیہ صفحہ 21 سے آگے

کے طوفان ابتلا، بربریت و بہیمیت کے دور میں بھی اپنی روح کو آلودہ ہونے سے محفوظ رکھنے والوں کو دیکھتا رہتا ہے اور شر کے نقطۂ عروج پر پہنچنے کے بعد انہیں افراد کو دعوتِ عمل دیتا ہے۔

ظلم خواہ کتنا ہی بھیانک کیوں نہ ہو، ظالم چاہے کتنا ہی صاحبِ مقدرت کیوں نہ ہو نقطۂ عروج پر پہنچ جانے کے باوجود ذہنِ انسانی کو مفلوج کر دینے کے باوصف قلبِ انسانی کو اپنا مستقر نہیں بنا سکتا۔ ذہنِ انسانی کے کسی نہ کسی دریچہ سے خیر کا جلوہ نظر آجاتا ہے۔ قلبِ انسانی کے کسی نہ کسی گوشہ میں شر کیلئے نفرت کا جذبہ موجود ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ ایک آتش فشاں جیسی صورت اختیار کر لیتا ہے جسے پھٹ پڑنے کے لئے بہانہ درکار ہوتا ہے اور یہ بہانہ خیر کے منتخب افراد کی قربانیوں سے ہاتھ آجاتا ہے۔ نفرت کا وہ لاوا ظالم کی قوت وطاقت کو بھسم کر کے رکھ دیتا ہے۔ اس طرح حیاتِ حقیقی کو گرانبار و زیروزبر رکھنے والے ظلم کے سلاسل پگھل جاتے ہیں اور قوم ایک بار پھر زندہ ہو جاتی ہے۔

## خدمتِ دین کو اک نعمتِ عظمیٰ جانو

جماعت کو آپ کے تعاون اور وقت کی اشد ضرورت ہے خدمتِ دین میں لگایا گیا وقت کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ براہ کرم اپنے اوقات جماعت کیلئے وقف کریں۔ جماعت کو آپ کی بے حد ضرورت ہے آپ جہاں کہیں بھی ہیں اپنے حلقہ کے صدر، ریجنل امیر یا امیر ملک کو اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات آپ کی منتظر ہیں دین کیلئے دیا گیا وقت آپ کے بے شمار مسائل کا حل ہے۔

جنرل سیکرٹری۔ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی

بقیہ صفحہ نمبر 31 سے آگے۔

ہوں کہ جو تکلیف میں نے محسوس کی ہے پوری جماعت بھی میرے ساتھ اس تکلیف میں شامل ہے۔ خاکسار ان تمام احباب کا ممنون ہے جنہوں نے اس موقعہ پر خطوط یا ٹیلیفون کے ذریعہ خاکسار سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

---

### مرزا طاہر نے مسلمان یا ہلاک ہونے تک سجدے سے نہ اٹھاؤں گا: طاہر القادری

لاہور (پ ر) پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کہا ہے کہ بارہ ربیع الاول کی رات مینار پاکستان کے سبزہ زار میں مرزا طاہر احمد سٹیج پر نماز عشاء کے فوراً بعد آمنے سامنے مباہلہ کے لئے آ گئے تو انشاءاللہ نماز فجر سے پہلے پہلے مسلمان ہو جائیں گے اور اگر اسلام قبول نہ کیا تو وہ مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاک ہو جائیں گے ایسا نہ ہوا تو میرا سر قلم کر دیا جائے انہوں نے دنیائے قادیانیت کے امیر کو کھلا چیلنج کیا کہ آمنے سامنے مباہلہ میں وہ بھی اللہ کے حضور دعا کرے ہم بھی اللہ کے حضور اس کے اسلام قبول کرنے کی دعا کریں گے بصورت دیگر

باقی صفحہ ۸ کالم ۶ پر

### بقیہ: طاہر القادری

اللہ پاک سے اس کے باطل ہونے کی نشانی کو ظاہر کرنے کی التجا کریں گے میں اللہ تعالیٰ کے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین پاک کا واسطہ دوں گا اور اس وقت تک سجدے سے سر نہ اٹھاؤں گا جب تک اس کے قبول اسلام یا مباہلے کے نتیجے میں ہلاکت و رسوائی کے عالم میں مرجانے کا شور بپا نہ ہو جائے اس طرح عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت شرق سے غرب تک دنیا پر روشن اور واضح ہو جائے گی اور جھوٹی نبوت باطل فتنہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائے گا۔

۲۵ ستمبر ۱۹۸۸ء →

### ربوہ میں "کلام طاہر" تقسیم کرنے کے الزام میں مرزا طاہر اور دیگر دو افراد کیخلاف مقدمہ

چنیوٹ (نامہ نگار) ربوہ پولیس نے مولانا اللہ یار ارشد کی رپورٹ پر قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد اور دیگر دو افراد قیصر اور محمد افضل کے خلاف دفعہ 298 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ملزموں پر مرزا طاہر احمد طاہر کا کلام "کلام طاہر" ربوہ میں تقسیم کرنے کا الزام ہے۔ اس کلام میں مسلمانوں کو وارننگ دی گئی ہے کہ ضیاء الحق کی موت کے بعد اب تمہاری باری ہے۔ تیار کردہ پمفلٹ میں قادیانی مذہب کی تبلیغ کی گئی ہے۔ پمفلٹ قیصر اور افضل نے اپنی دکان گول بازار ربوہ میں تقسیم کیا ہے۔ پولیس نے ایک ملزم قیصر کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

### مرزا طاہر احمد کو پاکستان نہ آنے دیا جائے

لاہور (پ ر) جمعیت اشاعت توحید و سنت لاہور کے رہنماؤں مولانا لطیف الرحمن، مولانا قاضی محمد یونس انور، مولانا محمد حسین ہزاروی، مولانا مخدوم منظور احمد، مولانا غلام حسین، مولانا مرتضیٰ حسن، مولانا قاری محمد عارف علوی، مولانا سید حکیم، مولانا محمد اقبال نعمانی، مولانا افضل خان، مولانا محمد اکمل، مولانا محمد منیر لاہوری، مولانا عبدالغفور، مولانا عبدالمتین، مولانا نار ضا محمد، مولانا محمد گل، ملک جاوید اختر، محمد آصف اور جملہ اراکین جمعیت ہذا نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ دعوت مباہلہ کے چیلنج کی آڑ میں مرزا طاہر کو پاکستان نہ آنے دیا جائے۔ کیونکہ وہ ربوہ میں اپنے ایک جشن میں شرکت کیلئے پاکستان آنے کے حیلے تلاش کر رہے ہیں اور یہ دعوت مباہلہ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

روزنامہ "جنگ" لاہور

۲۳ ستمبر ۱۹۸۸ء ←

# محبت بھرا اسلام

## صد سالہ جشنِ تشکر کی تقریبات کیلئے ناصر باغ کی تیاری
100

15

★ پندرہ ہزار مربع میٹر جگہ سے خودرو درختوں کی صفائی اور جگہ کو ہموار کرنا۔

★ ناصر باغ کے مختلف حصوں میں پختہ اینٹوں سے سڑکوں کی تعمیر۔

★ زنانہ اور مردانہ جلسہ گاہ کی تیاری۔

★ پھولوں کی کیاریاں اور نئے درختوں کی کاشت

★ پانی کیلئے مزید نلوں کی فراہمی

★★★ یہ ہیں وہ کام جو احمدی نوجوان (جن کی مکمل فہرست بعد میں شائع کی جائے گی) دن رات محنت کرکے وقارِ عمل کے ذریعہ پایۂ تکمیل کو پہنچا رہے ہیں۔ وہ نقشے خود تیار کرتے ہیں، بلڈوزر اور ٹریکٹر بھی خود چلاتے ہیں۔ اپنا کھانا بھی خود تیار کرتے ہیں۔ ان خدام کی محنت سے انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سال ناصر باغ کو دیکھ کر سب کا جی خوش ہوگا اور دل سے دعائیں نکلیں گی۔

ان تمام کے نام پیارے آقا کی خدمت میں دعا کی غرض سے بھجوائے جا رہے ہیں۔ وقارِ عمل میں شامل خدام اُن تمام بھائیوں کو محبت بھرا اسلام کہتے ہیں جو ابھی تک اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ہوئے۔

جن دوستوں نے اس تحریک میں شمولیت کے وعدے کئے ہوئے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ مقررہ وقت پر ناصر باغ پہنچ جائیں۔ جن کے دل میں مزید اس تحریک میں شمولیت کی خواہش ہو وہ خاکسار کو مندرجہ ذیل فون پر مطلع فرمائیں۔ 06074-26246

(محمد شریف خالد - نائب امیر II)

---

اخبار احمدیہ سے قلمی تعاون فرمائیں

ایڈیٹر

# رپورٹ نیشنل اجتماع ناصرات مغربی جرمنی 1988ء

الحمدللہ امسال ناصرات کا سالانہ اجتماع مؤرخہ 4-3-2 ستمبر 1988ء کو ناصر باغ میں منعقد ہوا۔ جس میں 150 ناصرات نے شرکت کی۔

اجتماع کا آغاز مؤرخہ 2 ستمبر نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد افتتاحی تقریب سے ہوا جس کے بعد ناصرات کا کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ ناصرات نے کھیلوں میں بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ دوسرے دن بروز ہفتہ ناصر باغ میں مسجد کے ہال میں علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا یہ مقابلہ جات حُسنِ قرأت۔ نظم۔ اردو اور جرمن تقریری مقابلہ پر مشتمل تھے۔ مؤرخہ 4 ستمبر بروز اتوار کو اجتماع کی کاروائی کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ نظم اور عہد نامہ کے بعد ناصرات نے خوش الحانی سے ترانے پڑھے بعد ازاں معیار سوئم الف اور ب کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے بعد دوپہر بچیوں کو مشنری انچارج مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کی اہلیہ صاحبہ محترمہ نے انعامات دیئے۔ اجتماع میں نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا جسمیں ناصرات نے اپنے ہاتھ سے بنی ہوئی اشیاء رکھیں۔

اجتماع میں جگہ کی تنگی، موسم کی خرابی اور ناصرات کا علیحدہ انتظام نہ ہونے کے باوجود بچیوں نے بڑے نظم و ضبط اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا۔ ناصرات نے شعبہ وقارِ عمل آب رسانی اور ضیافت میں بہت محنت سے کام کیا۔ ہمارے اس اجتماع کی ایک قابلِ ذکر بات یہ بھی ہے کہ دو جرمن بچیوں نے مقابلہ کی نظموں کو زبانی یاد کیا اور مقابلہ میں حصہ لیا اور انعام بھی حاصل کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

(رپورٹ ارسال کردہ سیکرٹری ناصرات)

# ولادت

1- مکرم مہر شاہ صاحب آف Hiedsheim کے بھائی مکرم لیاقت علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام سخاوت علی شاہ تجویز کیا گیا ہے۔ مکرم مہر علی شاہ صاحب نے 30 مارک بطور اعانت اخبار احمدیہ ادا کئے ہیں۔

2- مکرم عبد الرشید صاحب آف Kempten کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے ازراہ شفقت عبد العلیم خالد تجویز فرمایا ہے۔ مکرم عبد الرشید صاحب نے نومولود کو پیدائش سے قبل ہی تحریک وقفِ نو کے تحت وقف کر دیا تھا۔

3- مکرم نصرت پرویز بٹ صاحب آف Borken کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 22 ستمبر 1988ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور اقدس نے نومولودہ کا نام سعدیہ بٹ تجویز فرمایا ہے۔

4- مکرم عبد القیوم صاحب شاکر آف Frankfurt کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 5 اکتوبر 1988ء کو بچی سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے فوزیہ شاکر تجویز فرمایا ہے۔

5- مکرم صوفی منور احمد صاحب بنگوی آف Offenbach کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے جسے پیدائش سے قبل ہی حضور اقدس کی تحریک وقفِ نو کے تحت دین کیلئے وقف کر دیا تھا۔ نومولود کا نام حضور اقدس نے "اظہار احمد بنگوی" تجویز فرمایا ہے۔

6- مکرم سخاوت احمد صاحب آف Frankfurt کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور اقدس نے نومولود کا نام رانا مظہر احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری کرامت احمد خان صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم چوہدری سعادت احمد خان مرحوم کا نواسہ ہے اور تحریک وقفِ نو کے تحت پہلے ہی سے وقف کر دیا گیا

7- مکرم افتخار احمد صاحب آف Offenbach کو اللہ تعالیٰ نے بچی سے نوازا ہے۔ حضور اقدس نے نومولودہ کا نام نبیلہ افتخار تجویز فرمایا ہے

8- مکرم اسد اللہ خان صاحب آف Dietzenbach کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 26 ستمبر 1988ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام سعدی خان تجویز کیا گیا ہے۔

احباب جماعت سے تمام نومولود بچوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے

# دعائے مغفرت

(i) مکرم محمد اقبال بٹ صاحب آف Viersen کے والد بزرگوار پاکستان میں بقضاء الٰہی وفات پا گئے ہیں۔

(ii) مکرم مبارک احمد صاحب چٹھہ آف Bad Neuhaus کی والدہ ماجدہ پاکستان میں بقضاء الٰہی وفات پا گئی ہیں۔

احباب جماعت سے مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

# موصیان کی خدمت میں ضروری گذارش

تمام موصیان کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوایا گیا ہے موصی حضرات سے درخواست ہے کہ اس مرتبہ فارم پُر کرتے ہوئے جائیداد کی تفصیل ضرور لکھیں۔ جائیداد نہ ہونے کی صورت میں وضاحتی نوٹ لکھیں۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو فارم مکمل کر کے شعبہ وصایا کو ارسال کریں

(سیکرٹری وصایا)

## ضروری اعلان برائے لجنہ

3- جو مستورات ابھی تک لجنہ کی تنظیم سے منسلک نہیں براہ کرم اپنی قریب ترین لجنہ کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔ یا پھر سیکرٹری تجنید کو اپنا نام۔ پتہ اور ٹیلیفون نمبر لکھ کر بھیجیں تاکہ انہیں تجنید فارم بھیجے جائیں (سیکرٹری تجنید لجنہ)

# اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

کیا (اس زمانہ کے) لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو دوپہر سوا ایک بجے ناصر باغ گروس گیراؤ میں اچانک آگ لگنے سے عمارت جل کر خاکستر ہوگئی۔

آمدہ اطلاع کے مطابق امیر صاحب جرمنی کی رہائش گاہ میں باورچی خانہ سے اچانک آگ شروع ہوئی جس نے بہت جلد عمارت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ڈیوٹی پر موجود خدام نے آگ پر قابو پانیکی بہت کوشش کی مگر بے سود ثابت ہوئی۔ آگ بجھانے کیلئے فوراً فائر بریگیڈ کو فون کیا گیا۔ چنانچہ فائر بریگیڈ کی دو گھنٹہ کی مسلسل کوشش کے بعد آگ پر قابو پایا جاسکا جبکہ اس دوران مکرم امیر صاحب کی رہائش گاہ مکمل طور پر جل گئی۔ اس کے بعد رات دو بجے سوختہ راکھ سے اچانک دوبارہ آگ بھڑک اٹھی اور فضا میں شعلے بلند ہونے لگے۔ فائر بریگیڈ کی کوششوں کے باوجود بقیہ عمارت بھی جل کر راکھ ہوگئی۔ آگ کا اس قدر جلد ساری عمارت کو اپنی لپیٹ میں لینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ناصر باغ کی ساری عمارت لکڑی کی تھی اور پھر اردگرد بھی خشک لکڑی پڑی ہوئی تھی اور اس لکڑی نے بارود کا کام کیا۔ اور آناً فاناً ساری عمارت جل گئی۔ اس دوران مکرم امیر صاحب نے بعض ضروری نادر اشیاء محفوظ کرلیں جن میں چند قرآن مجید، بعض نادر تصاویر حضرت مسیح موعودؑ کی فوٹو، مسجد میں موجود فرنیچر کے علاوہ امیر صاحب کے اپنے بعض ذاتی کاغذات شامل تھے۔ عمارت اور امیر صاحب کی ذاتی املاک چونکہ مکمل طور پر بیمہ شدہ تھیں امید ہے کہ بیمہ کمپنی سے تمام معاملات جلد طے ہوجائیں گے۔

اس موقعہ پر مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:

پیارے احباب جماعت! السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

ناصر باغ میں آگ کا حادثہ گو وقتی طور پر پریشانی کا باعث ہے لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہمیشہ راضی رہنا چاہیے۔ ناصر باغ میں خطبہ جمعہ پڑھنے تک میری طبیعت میں سخت اضطراب تھا۔ مگر خطبہ جمعہ کے دوران جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بعض اقتباسات پڑھے جن میں حضورؑ فرماتے ہیں "جب مومن پر کوئی مصیبت یا تکلیف آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ وہ تکلیف انجام کار مومن کے حق میں اچھی ہوتی ہے اور ترقی کا باعث بنتی ہے۔ تاکہ ان کو تجربہ ہوجائے" حضور کے اس اقتباس کو پڑھنے کے بعد خاکسار کو ایک دم دلی سکون محسوس ہونے لگا۔ اور پریشانی اور فکر کی جگہ ہمت اور استقلال نے لے لی۔ اب میں احباب جماعت کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حادثہ ہمیں ایک مخصوص سمت کی طرف بلا رہا ہے۔ ہم زندگی کے ایک اہم ترین دور سے گزر رہے ہیں۔ ہم دو صدیوں کے سنگم پر کھڑے اسلام کی ایک صدی کو الوداع اور دوسری صدی کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ ہمیں یہ حادثہ اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ جو کچھ ہے وہ خدا کا ہی ہے۔ اور ہمیں ہر وقت خدا کی راہ میں ہر قربانی کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ اور یہ وہ وقت ہے کہ ہم اپنے آپ کو خدمت دین کے لیئے پیش کریں۔ جب میں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو حضور نے فرمایا آپ کسی قسم کی فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا بہتر نعم البدل عطا فرمائے گا۔ آپ فوری طور پر ایک خوبصورت عمارت کی تعمیر کی پلاننگ تیار کریں۔ ہم انشاءاللہ اس جگہ ایک خوبصورت عمارت تعمیر کریں گے'۔

آخر میں میری احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میرے اور میری فیملی کے متعلق کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس واقعہ کو برداشت کرنیکی توفیق عطا فرمائی۔ اور میں سمجھتا

باقی ص ۲۵ پر

# صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلہ میں ناصر باغ گروس گیراؤ میں وقارِ عمل میں شامل ہونے والے خدام کے اسماء اور چند مناظر

قسط نمبر: ۱

| | |
|---|---|
| ۱۔ مکرم شاہد محمود صاحب | GROSS GRAU |
| ۲۔ مکرم عبادت علی صاحب | GROSS GRAU |
| ۳۔ مکرم منیر احمد خاں صاحب | FRANKFURT |
| ۴۔ مکرم صوفی منور احمد صاحب | FRANKFURT |
| ۵ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب | MERING |
| ۶۔ مکرم محمد خلیل صاحب | MÜNCHEN |
| ۷۔ مکرم محمد عارف صاحب | KIRCH HUNDEN |
| ۸۔ مکرم خالد احمد صاحب جاوید | HOMBUR/SAAR |
| ۹۔ سید مبارک احمد صاحب | WÜRZBURG |
| ۱۰۔ مکرم مبارک شاہد صاحب | STÄDE |
| ۱۱۔ مکرم صفی اللہ صاحب | BOOTEALL |
| ۱۲۔ مکرم بشارت احمد صاحب | HOMBUR/SAAR |
| ۱۳۔ مکرم اعجاز احمد صاحب | WISENHEIM |
| ۱۴۔ مکرم طارق محمود صاحب | PIRMASENS |
| ۱۵۔ مکرم منور احمد صاحب | PEINE |
| ۱۶۔ مکرم منصور احمد صاحب | PEINE |
| ۱۷۔ مکرم مقصود افضل صاحب | IDAR OBERSTEIN |
| ۱۸۔ مکرم بشیر احمد صاحب بابر | KOBLENZ |
| ۱۹۔ مکرم اعجاز احمد صاحب | KOBLENZ |
| ۲۰۔ مکرم ناصر احمد صاحب بھٹی | KOBLENZ |
| ۲۱۔ مکرم شیخ قمر محمود صاحب | KOBLENZ |
| ۲۲۔ مکرم عبد السلام صاحب ناصر | NIEDER-RODEN |
| ۲۳۔ مکرم میر عبد اللطیف صاحب | OFFNBACH |
| ۲۴۔ مکرم اعجاز احمد صاحب | AALEN |
| ۲۵۔ مکرم نیر احمد صاحب | MONTABAUR |
| ۲۶۔ مکرم بشیر احمد صاحب شفیق | MONTABAUR |
| ۲۷۔ مکرم نعیم الدین احمد صاحب | HAMBURG |
| ۲۸۔ مکرم بشارت احمد صاحب | HAMBURG |
| ۲۹۔ مکرم وقار احمد صاحب بٹ | HAMBURG |
| ۳۰۔ مکرم اعظم احمد صاحب بٹ | HAMBURG |
| ۳۱۔ مکرم شاہد احمد صاحب بٹ | HAMBURG |
| ۳۲۔ مکرم زبیر اقبال صاحب | NEUBURG |
| ۳۳۔ مکرم محمد طیب احمد صاحب | BEBRA |

Nuur-Moschee · Babenhäuser Landstr. 25 · 6000 Frankfurt/M. 70 · Tel.: (069) 681485
Télex 416187 islam d · Telegramm-Adresse: »ISLAM« Frankfurt/Main